

سیر دوائی الارض نے دل تماشا دوست کو گمرایا السفر وسیلة الظفر نے شعلہ شوق بھڑکایا
ادھر ہوائی و بولہوسی ادھر خود نمائی جلوہ فروشی نئی سرزمینوں کا شوق دل اشتیاقات کا زور
دامنگیر ہوا ہر زمانہ میں پڑی تھیں نوستی کیسی بے ملیت کرتی تھیں نہ بیٹھے بیٹھنے دیتی تھیں نہ کھڑے
قرار بیقراری سے مشکل قرار راحت جراحت ہوا یائی ہمت رحمت نظر آئی پریشانیوں نے
جمعیتوں کا ہجوم ہوا استقلال طبیعت بوری میں سے ظاہر ہوا طائر سپند آتش پر بسند ہوا
انداز نامت نانہ بدمیش دلکو بھایا شوق سیر جزائر عرب و عجم نے سب سے پہلے اوڑایا ہر جگہ جو بنیا دانا
بنایا قسمت نے عطا فرمایا کہیں شام کا رنگ دیکھا کہیں عجم کا ڈھنگ دیکھا کہیں عسرت
قاطع الطریق ہوئی کہیں عشرت شفیق رفیق ہوئی یہ بھی اک قصہ پر درد ہے جسکی اسم البداء آہ سرد
ہنوز وہی سامان آنکھوں میں بسا ہوا تھا کہ بار دیگر بار ہوس ست سے دل لگا ہوا تھا کہ فقیر
مانند نظر گھر کو چھوڑا یگانہ بیگانہ سے رشتہ الفت توڑا اکثر بلاد نامی ملک شرقی و غربی جنوبی
و شمالی ہند واقع ملک دکن و سندھ و پنجاب و بنگالہ وغیرہ زیر پای سیاحت لایا عجب اتفاقات
غریب حادثات دیکھے جیسا چاہیے ویسا ان تماشوں کا حظ اوٹھایا گرم و سرد زمانہ نے کہیں
دل جلایا کہیں کلیجہ ٹھنڈا کیا کہیں نشیب و فراز روزگار کا چڑھاو اوتار دیکھا اگر اس اجمال کی
تفصیل قلم میں آئی ایک دوسری کتاب تیار ہو جائے الا گرمی ہوا سے کاشمیر نے دل کو سرد
کر رکھا تھا اور کوئی موقع گلگشت اوس سرزمین کا ہاتھ نہ آتا تھا کہ آغاز سال سنہ [illegible] عیسوی میں
سراپا خلق و مروت صاحب محبت و فتوت احباب نواز اخلاص پرداز عالی ہمم والا کرم

مشہور و بہر معروف روزگار منشی نولکشور مالک مطبع اودھ اخبار کہ بارہ برس سے یعنے سفر
اولین سے میرے حال پر توجہ خاص فرماتے ہیں صرف اتحاد و بدل و داد سے بندہ احسان
بناتے ہیں قدر دانی میں معروف فیض رسانی میں موصوف ہیں تہ دل سے رضا جوئی احبا و اخلاء میں
معروف ہیں بڑے مرد ہیں یاروں کے ہمدرد ہیں سچ تو یہ ہے کہ خوبیوں میں فرد ہیں
بتقریب شادی ختنہ صاحبزادگان بلند اقبال پشت پناہ دولت قوت بازوے اجلال
جناب مستطاب معلی القاب والا دستگاہ عالم پناہ رفیع الشان منیع المکان حاتم جود معن نوال
یحیی کرم ابر دست دریا دل کوہ قدم نواب نظام بابا خان صاحب بہادر رئیس اعظم بندر
مبارک سورت تشریف لائے مشتاق بے نفاق مدعا نامہ دعوتی بنام غالب تعلیم فرما کر انشا پردازی کرنے
وعدہ سیر سورت کا جولائی میں قرار دیکر مدینہ کو چلا کہ اسبالی آموں کی دولی ہو گئی آگ بجھ گئی
چنانچہ ماہ مذکور میں بذریعہ تار برقی خبر دی کہ امسال بہت تیار ہو رہے دیر نہ لگانی ہر چند دوری
آستانہ فیض نشانہ آقای نامدار نواب صاحب مسبوق الاوصاف نہایت دشوار تھی طبع
نازک پر کہ مدت دراز سے لذت یاب حضوری کا تھا فرقت ناگوار تھی اور ہر چند ممدوح عالی گہر
والا نژاد ممانعت سفر پر کرم استبداد کلمہ پند و نصیحت ارشاد فرماتے بھولی ہوئی مصیبت سفر
یاد دلاتے الا شوق زنجیر گسل نے ہاتھ چھڑانا چاہا ہے مونہہ موڑا ۔ بارہ اگست سنہ الیہ
در دولت کو خیر باد کہکر راہ لی احبا و اخلا کو بوعدہ زاد آمدن تسلی دی پہلے روز بحضور فیض معمور
ساطعۃ النور کرم ظہور مطلع اکرام و افضال منبع دولت و اقبال مہر ضمیر ثریا جاہ ماہ خدم کیوان پناہ
حضرت نواب سیدی ابراہیم محمد یاقوت خان بہادر زاد الله نصرت جنگ بہادر دام اقبالہ ذاتی
میں حاضر ہوا اخلاق کریمانہ و اشفاق بزرگانہ خدام عالی مقام ہر محل و موقع پر ظاہر ہوا
دوسرے روز بمبئی پہونچا میر ابن حسن صاحب ایجنٹ منشی صاحب سابق المدح نے
شان حسن خدمتی کو چمکایا اپنے آقا سے بڑھ کر تعظیم کا جامہ تکریم کا کرشمہ دکھایا جناب
قمر الدین صاحب وکیل ہائی کورٹ نے دعوت امیرانہ و جلسہ دوستانہ سے خورسند کیا
زبان ناطقہ شکر گذاری کو بند کیا ۔ پندرہ ماہ مسطور گیارہ بجے ریل پر سوار ہوا سترہ کو بجے
کانپور میں پہونچا منشی صاحب کے مطبع میں مشرف العلوم ہوا کہ ہمیشہ انتظار و ورود درازدستانہ

شکستہ پائی ٹھہرا کر تشریف لے گئے خانۂ فہمی تباہ یہہ مین نہین کہتا کہ مجکو دہوکا دیکر گئے
سیہات غم کی رات ایک مین تنہا اور سارے عالم کا قلق دلمین درد چشم تر رنگ فق ہردم
نیا خیال تھا رنج تھا ملال تھا دیوانخانہ دیوان خانہ تھا بدتر از ستان کا شانہ تھا کبھی سسکیونسے
روتا کبھی چپکے چپکے جی ٹھکوتا کبھی چپ رہتا کبھی یہ کہتا حیف دیر کی آنے مین جلدی نہکی جانے مین
کیا تھا کیا ہوا اسے فکر کرمین کہ گھڑیالی نے دس بجائی میری شب غم کی دقیقے درجے کٹہائی
منشی صاحب معہ قافلہ کہ جنکا تعلق ہمی ساتھ ہو لیے لگئے تھے بسبب کثرت بارش و ناہمواری راہ
بند ہونے ریل کے واپس آئے وہ کیا آئے تن بیجان مین جان آئی گئی ہوئی نوم پائی چار روز
قیام کیا ہر شب کو جلسۂ رقص و سرود مین تمام کیا ایک ملازم مطبع خوش طبع ظریف
شیرین زبان صاحب تصنیف شاہ میر خان عرف مجھلے صاحب رعایت تخلص کو میری
رفاقت مین مامور فرمایا وہان سے لکھنؤ آیا تین مہینے ٹھہرا یا سیر چشمی سبحان اللہ منش بزرگ
واہ واہ حوصلہ کی تنومندی ہمت کی بلندی بات بات مین انضباط لوازم و احتیاط
مراسم کی پابندی ملاقات مین رات دن تکلف کے نئے ٹھاٹ دکھاتی سو سو طرح سے
میرے دل کو بہلاتے ہر روز نوروز عید ہر شب شب برات صبح و شام اکابر شہر کی ملاقات
تواضع کوشی کا شیفتہ کیا مدارات جوشی کا فریفتہ اگر حضرت نوح کی عمر پاؤن شکر مہمان نوازی
ادا نکر سکون اس بیانکی شرح اگر مختصر سے مختصر ہو بالیقین مطول سے بھی کسی قدر بڑھ کر ہو یہ داستان
حد سے متجاوز ہے کہ قلم و زبان ایک جملہ کے ادا مین عاجز ہے نہ ہاتھہ مین طاقت تحریر کی
نہ زبان مین طاقت تقریر کی اس اثنا مین جناب ہلال رکاب قمر خدم صاحب الجود والکرم
راجہ محمد امیر حسن خانصاحب بہادر رئیس محمود آباد نے کہ راجگان اودہ کے طرۂ دستار ہین
نہایت سنجیدہ و کریم و ہوشیار ہین پیر رای جوان بخت ہین لایق تاج و تخت ہین جو آستانۂ
ہمایون پر آتی ہین محروم نہین جاتی ہین کمال عزت و عمدہ منزلت سے کہ اصلی سے طلب فرمایا
ہر محل پر شان ریاست و بلند نامی کا جلوہ دکھایا پالکی سواری کو سوار و چپراسی خدمت گذار
پیچھے خاص کمرہ مین جگہ دی بنفس نفیس دمبدم اپنے مہمان کی خبر لی نواب راحت علیخان صاحب
برادر خالہ زاد راجہ صاحب بھی جلد جلد تشریف لاتے خاطر داری و دلجوئی کا دقیقہ فروگذاشت

نہ فرماتے راجہ صاحب اوس اخلاق سے پیش آئے کہ دور تھا گمان سے وہ تکلف سے لئے کہ باہر ہین بیان سے بہزار اصرار جو تھے روز رخصت فرمایا قصہ مختصر عین بارش و جوش سیلاب مین کہ ایسا کبھی نہ دیکھا خواب مین طوفان نوح کا نمونا تھا بلکہ اوس سے بھی دونا تھا اللہ تعالی جان بچا کے لکھنو کی صورت دکھائے پھر وہی ہم وہی منشی صاحب وہی جلسہ وہی مصاحب تماشے شہر کی عجائبات کی لطف تازہ یارون کی ملاقات کی چوبے گنیش پرشاد صاحب وکیل عدالت نے کہ نہایت ذیشعور ہین زبان انگریزی مین فصیح و بلیغ مشہور ہین صاحب تمیز ہین ہر دل عزیز ہین سینہ صاف ہے زیادہ آئینہ سے کوسون دور ہین کینہ سے مزید اخلاق و فرط محبت سے دو بار بزم نشاط منعقد فرمائی بی گوہر جان نے وہ رقص و سرود کی کیفیت دکھائی جو کبھی سننے مین بھی نہ آئی نبدا وکا لکا کتھک کو جنکی سرو نگ کشاد نے ہر جلسہ کے نئی ترکیب کے تباونی بیگم بھوپال کے اپنا کر رکھا تھا بلوایا اور بھی دیگر نقال نامی مثل کھلونا وغیرہ اور طوائفون کو بھی طلب فرمایا ایک نے اپنا کمال دکھایا آوازین وہ نرم نرم جن سے ساری محفل گرم ادائین وہ کہ جو دل کو بھائین تانین وہ کہ جو جانکو کھینچ لائین ۔ اسی مدت قیام مین اکثر شعرا نامی گرامی سے ملاقات ہوئی دل سخن پرست و طبع سخنی دوست کو پسند یہ بات ہوئی کہ برادران ہم طریق کو تکلیف دیجئے مشاعرہ کا بھی ایک جلسہ کیجئے چنانچہ اکیسوین رجب ۱۲۹۸ ہجری روز شنبہ وقت چار بجے دن کے مجلس مشاعرہ بطرح مصرع ہذا سے اوس مہر نے زمین سے کیا آسمان مجھے بمقام جلسہ تہذیب واقع چوک قدیم تجویز کر کے اشتہار جاری کئے بیشتر صاحب صاحب سخن نے بطرز مسافر نوازی قدم رنجہ فرمایا نوازش بیغایت و عنایت بے نہایت کا بندہ نہایا باخیال کہ حیات بے ثبات ہے پھر ملاقات ثانی کا کیا اعتبار ہے ہان اجتماع سخن البتہ ایک صورت یادگار ہے پرچہائے غزل لیکر تذکرہ ترتیب دیا اور سورت شاعران تاریخی نام رکھا ۱۲۹۸ ہجری آغاز شعبان مین ہوا سے دہلی و آگرہ سے اوڑی ٹوٹی ہوئی آس پھر جی آگرہ مین جا نسب کو سحر کیا دل بھر کر سیر ون بہر کیا دیکھا شہر سکندرہ و تاج گنج کو رخصت کیا غم و درد و رنج کو ایک منشی صاحب کے دوست صمیم آشنائی قدیم نے جلوہ دکھایا اپنے امنگ کا بڑے تپاک سے دعوت کی تا سحر جلسہ رکھا ناچ رنگ کا وقت روانگی مہو تحانہ صاحب و جناب

[illegible]

صوفی صاحب مہتمان اخبار نظرآئے بطریق مسافر نوازی شایستگی کی ساتھ خوان نعمت لائے
وہان سے چلا دہلی پہونچا مرزا قربان علی بیگ صاحب سالک تخلص و خواجہ بدر الدین خان صاحب
مترجم بوستان خیال و مرزا محمد حسن خانصاحب عرف چھوٹے مرزا و حکیم محمود خانصاحب و حکیم محمد رضا خانصاحب
و سید محمد فخر الدین صاحب سے ملے اوس تپاک سے کہ جو خارج تھا میرے اندازہ فہم ارجمند و
احاطہ خیال دور دو و شمار فکر فلک سیر و احصار خرد رسا و مقیاس قیاس درست و دائرہ
ادراک چالاک سے بشمول حضرات زاکیات قطب صاحب و نظام الدین اولیا و چراغ دہلی
وغیرہ ہم کی مزار پر گیا سعادت حاصل کی برسون کی مراد بر آئی دل کی حضرت مولانا استادنا
غالب کی قبر پر فاتحہ پڑہی نواب محمد ضیاء الدین خانصاحب بہادر نے نہایت تکلف سے
خوان نعمت مرحمت فرمایا شب کو جلسہ ہین نوازی مین بھی یاد کیا مگر ناسازی طبیعت نے محروم
رکھا۔ قبل روز روانگی لکھنؤ مرزا حسین علیخان صاحب خلف متبنی حضرت غالب مرحوم
نے خوان کنند ناہی نبات سے شیرین کام کیا توشہ سفر ساتھ دیا۔ ایک روز واسطے
ملاقات محب قدیم مشفقی محمد وجاہت علی خان صاحب مہتمم اخبار عالم میرٹھ گیا وہان
عدیم الفرصتی نے رہنے نہ دیا منشی کریم الدین صاحب کے تحریر سے احباب کے ملاقات کا
تاسف ہی اوسین ہون۔ پھر پھیر کر پھر لکھنؤ آیا فراق بیماری نے رہزنی کی نوبت پونچی
جان کنی کی غلبہ تھا کربت کا عالم تھا غربت کا سرسام نے سر اوٹھایا ضعف نے پاؤن
پھیلایا زبان نے جھنڈ اگاڑا غفلت نے آتے ہی پچھاڑا تشنج نے اعضا کو توڑا فلک
چیرہ دست نے پنجہ مروڑا اگر واہ رے منشی نولکشور صدقے تیرے محبت کے قربان تیری
الفت کے نقش یاد برادر و پدر دلسی مٹایا یاری غمگساری کا رنگ دکھایا مثل شمع جی کو
جلایا اپنے پروانے پر صرف یگانگی کا کیا بیگانے پر یونانی مشرانی انگریزی معالج طلب کئے
اپنے بیمار کا علاج کرایا کوئی دقیقہ تیمارداری و غمخواری کا عمداً یا سہواً فروگذاشت فرمایا
جب مین فی الجملہ چاق ہوا اعتدال و عناصر کا باہم اتفاق ہوا ستر ہوین نومبر کو روانگی
قرار پائی یارون سے رخصت ہونے کی نوبت آئی چونکہ منشی صاحب کو جانا نیدہ کا
ناگوار تھا نیا حیلہ تازہ بہانہ بہروہی کا رتھا وہ روز جلسہ خیر رخصت قرار دیا شیرین حید

مشتری کو طلب کرا منشی رام پرشاد صاحب مدار المہام نواب فلک جناب ثریا جاہ بلال جنگ
محسن الدولہ بہادر و دارو غہ عباس علی صاحب کہ یہ حضرات بھی حضور میں ہیں فسردہ ہین بکثیر
اہل ورد ہین تا سحر شریک محفل سرور رہے اوہرا تو دہر کے ذکر رسنے وقت رخصت فرط
محبت سے منشی رام پرشاد صاحب لفظ دعوت زبان پر لاسنے خوش خلقی خلقی کو زور
دکھانے کوئی عذر قبول نفرمایا آستانہ لگا [illegible] پر بلایا ناچار [illegible] بجے شب کو بندہ مع اپنے
منشی صاحب کے مکان پر میزبان کے گیا سے شیرین کہ شیرین کلام ہین خوشگویون مین
صاحب نام ہین وقہ عدار ہین سلیقہ شعار ہین لطیفہ گو ہین حاضر جواب ہین خلق و مروت مین انتخاب
ہین مزاج کے شوخ طبیعت کے چالاک ہین خواندہ ناخواندہ طوائفان شہر کی ناک ہین رقص
و سرود مین ایسا تیز ہے کہ زہرہ اونکی اوسنے کنیز ہے خوب ناچین خوب گائین اپنے کمال
کی باتین دکھائین خوشگوئی مین مشہور آفاق ہین زود گوئی مین بھی مشتاق ہین چنانچہ بندہ
نے اسی جلسہ مین جو جو قافیہ بتائے جھٹ پٹ اون پر مصرع لگائے ۔ وہوا ہذا

فصل گل آتی ہے اے دست جنون ہیان رہے + نکہ ہی دامن ہو سلامت نہ گریبان رہے
دل پسا جاتا ہے قدم نکے تلے صاحب کے + پاؤن آہستہ سی رکھنے کا ذرا دہیان رہے
تیری صورت پہ نظر ہو ترے قدمون پہ ہو سر + تیری الفت مین مرون یہ میرا ایمان رہے
خانۂ چشم سے یہ کہکے سدہاری میری روح + اپنے گہر جاتے ہین تہوڑسے یہان مہمان رہے
آرزو کوئی نہ برآئی فلک کے ہاتون + دل بیتاب مین لاکھون مرسے ارمان رہے
کیون حضور آپنے وعدے ہی پہ ٹالا ہر سون + کسی شب آکے نہ گہر مین مری مہمان رہے
اب یہ خالق سی شب و روز دعا ہے شیرین + کہ سدا دین محمد مرا ایمان رہے

حسین باندی دلگہ گیتی نے بھی دماغون کو تازہ کیا صبح تک جلسہ رہا واقع مین حضرت
میزبان لاجواب ہین اخلاق و مروت و ہمت مین انتخاب ہین وقت رخصت بیش قیمت
گہڑ کے ہارون سے اعزاز بڑہایا شان محبت کو افق کمال و اوج عروج پہ چمکایا ۔ یہ صاحب
بہی قبیلہ مین نکات سخن سے ماہر ہین انصرام امور ذاتی و صفاتی سے فرصت نہین پاتی
ہین یہ وجہ ہے کہ اسطرف توجہ کم فرماتے ہین بلندی کی مرتبہ یہ [illegible] ہے عام و خاص کی زبان پر

[illegible] جلسہ مین یہ شعر موزون فرماتے تھے کہ بحکم انصاف یہان لکھنے مین آسکتے

[illegible] مہمان سرائی ہاتھ خالی گھر چلے + یا جنبیان مفت ہمتوا اپنے سر پر دہر چلے
[illegible] لکہا ہوا تقدیر مین + پر بشر کو چاہیے کچھ کام اچھے کر چلے
[illegible] کر کے خوب دیکہا کوئی اپنا نہین + اب غفلت مین عبث ہم عمر ضائع کر چلے
[illegible] نہ پھیری الکہ مین انکھ + چھوڑ کر تنہا لحد مین ہمکو اپنے گھر چلے
[illegible] اونکو جنت مین [illegible] + تشنہ لب جو یہان سے بہر ساقی کوثر چلے

[illegible] منشی صاحب بتقریب [illegible] تشریف لائے اور جو کچھ سیر کانپور کی رہ گئی تھی وہ [illegible] اظہار جلسہ [illegible] کا یہان بہی ٹھہرا تہا لیکن بروز مقررہ بوجہ میری بیماری کی اور اسمرتبہ بہی ما [illegible] اس کی منعقد نہوا جو غزل میری [illegible] اونہون نے بہی تذکرہ مین جگہہ پائی الحاصل منشی صاحب ذی حسب [illegible] کیا اگر بیان مین بحکم قول مشہور یکے از ہزار لکھون بلتہ قلم شق ہو رنگ کاغذ فق ہو حق یہ ہے کہ اس عمر مین بہر ملک کے ہر قسم کے آدمی سے ملاقات کا سلسلہ جاری ہوا آج تک اس منشی صاحب کا دوسرا انسان آنکہہ سے نہین دیکہا لاثانی ہین خلق و محبت مین بے مثل ہین مروت مین اللہ تعالی شاد و آباد رکھے غرض با صرار [illegible] کانپور مین ریل پر سوار ہوا الہ آباد کے اسٹیشن پر اوترا وہان شوق شاہانہ نے تماشا دکہایا کہ جناب میر ظہور حسین صاحب نامی گرامی وکیل ہائی کورٹ کو ملا یا دو روز مہمان رکہا شہر و چہاونی کی سیر کرایا چند طائفہ ارباب نشاط کے آئے اور منتخب لوگ بہی واسطے ملاقات کے بلوائے سحر گاہ محفل برخاست ہوئی شب سوم بندہ ریل پر سوار ہوا بارہ بجے [illegible] بمبئی مین داخل ہوا ایک روز قیام کیا یکشنبہ کو دو بجے سورت کی صورت دیکہی خداوند نعمت کی ملازمت حاصل کی گویا دین و دنیا کی سعادت حاصل کی خلاصہ غرض لکہنو و دہلی کی پریشانی اور باشندون کی خانہ ویرانی اگر رقم مین لاؤن ایسا ہم گہٹون کہ پہر جیتے جی آپ کو ڈہونڈے نپاؤن یہ جو کچہ مضمون زیب سطور ہے مبالغہ و تکلف سے دور ہے مقولہ یکے از ہزار و اندکے از بسیار پر عمل کیا ہے ہر جگہہ خامہ وقائع نگار کو روک لیا ہے کہ مبادا سخن مین طوالت ہو ناظرین نازک مزاج کو ملالت ہو ورنہ ہم وہ [illegible] دلمین بہری بیٹھے ہین کہ جبکی نئی ترکیب کی تشبیہون پر مرسے بیٹھے ہین اللہ بس باقی ہوس فقط

غزلونکا شمار	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تعداد اشعار

الف

اسیر منشی مظفر علی صاحب شاگرد میان مصحفی مرحوم کے

ولے عزیز ہین ستم آسمان سے مجھے ہا
پر غم یہ ہے کہ دہر مین قفس کہان مجھے

لایا حرم سے جانب دیر بتان مجھے
پھینکا ہے شوق دست کہان سے کہان مجھے

مرکر بچے صیاد تو نے نہین امان مجھے
گھیری ہوی ہے مثل زمین آسمان نے مجھے

نافہم بزم دہر مین لایا کہان سے مجھے
مثل سخن فلک نے کیا رایگان مجھے

مطلق نہین جہان مین خیال جنان مجھے
پھنسکر قفس مین بھول گیا آشیان مجھے

دشوار کیا عروج ہے بام مراد پر
اوپہنچا دعا کو ہاتھ ہوا نردبان مجھے

15	سنبھل کر ... اسیر اوج حضیض زمین سے کیا آسمان سے	۲

احمد سید احمد جان شاگرد آغا حسن ... میرن صاحب

شدت ہوئی جدائی وصال جہان سے مجھے — فرقت کی رات کیون نہ ہو سنگ گران مجھے

مرنے کے بعد قبر پہ آیا وہ گلعذار — گنج مزار ہی روش بوستان مجھے

ذرہ کا رتبہ مہر سے ہر دم بلند ہے — اوج حضیض زمین ہی کیا آسمان مجھے

احمد ہی شاہ حسن کے گھر مین فقیر کے — کیا احتیاج ہو نہ ہو قصر شہان مجھے

کرتا ہون وصف یار کی عہد شباب کا — گو پیر ہون زبان نے کیا ہی جوان مجھے

پیچھے نہین رقیب جو گھیری ہین کوی یار — حاضر وہین ہون یار بلائے جہان مجھے

ہر دم فزون ہین شوق شہادت کی آرزو — سر ہو رہا ہی دوش پہ بار گران مجھے

ہم خار کی روش ہین تم ہو عروس باغ — تمکو بہار حق نے عطا کی خزان مجھے

نکلی دہن سے آپکی وعدہ وصال کا — مدت سے ہی اشتیاق ہی دیکھی زبان مجھے

شوق وصال اب مری دلمین لگا ہے — ایکدن تو سرفراز کرو مہربان مجھے

الف

کہتا ہی پیراہن یوسف ثانی عزیز ہی — یاد تش بخیر اب وہ ملیگا کہاں مجھے

دنیا سی مدعا ہے نہ عقبے سے ہی اہی غرض — تیری ہی جستجو ہے یہاں اور وہاں مجھے

خنجر کو اور تیر ہی گردن پہ رکھ لیا — قاتل نے جو سمجھ کے بہر خدا نیم جاں مجھے

پیوند خاک گور کریگا نہ جب تلک — رکھنے نہ دیگا چین سے یہ آسمان مجھے

خم ہے سر نیاز جو قاتل کی روبرو — منظور رنج ناز کا ہے امتحان مجھے

مژگان ہی لیتے قاتل یہ سر دم قتل تیر — ابروی یار ہے گمان کمان مجھے

گم تہا مین اوس دہن کے تصور مین رات کو — یاد کمر نے اور کیا بے نشان مجھے

آتی ہے عاشقونسے مناسب نہین مجھے — شیرینی ہو دیا ہے کی ابھی استان مجھے

لکھنے مین نے دیدہ گریان کا حال کچھ — دکھلائی جوش بحر جو طبع روان مجھے

لوگونسے رو کی بعد مری یار نی کہا — یاد تش بخیر اب وہ ملیگا کہاں مجھے

سو سو بیان یار کی لکھتا ہون مین صفت — کہتے ہین لوگ شاعر نازک بیان مجھے

لاکھون تماشے صنعت پروردگار کے — دکھلا رہے ہین آنکھونکی پتیان مجھے

۲۹	ذرہ نوازیان ہین اسد یہ اسیر کی اوس مہر نے زمین سی کیا آسمان مجھے	۳

اشرف منشی اشرف علی صاحب خوشنویس متعلق مطبع شاگرد مرزا نسیم دہلوی مرحوم

الف

افتادگی نے ناز کہاں تک اوٹھاے [illegible]	دکھا رہا ہے زور دل ناتوان مجھے
مین آپ ہی سنبھل نہین سکتا سنبھالو	اک بار ہو گیا ہے وان ناتوان مجھے
اس لئے قتل سے عشق کے قربان ہو گئے	وہ خود سنا رہا ہے مین مری داستان مجھے
دیوانگی کی بہ ہو لی سبق قیس و باغ	کیونکر نہ یاد ہو سبق بوستان مجھے
یاس سے [illegible] است وان وہی اشکونکا سا سا	دی چشم تر کو چشمہ آب روان مجھے
جلتا ہی سو آتش غم سے دل حزین	جب آہ کی تو کچھ نظر آیا دھوان مجھے
ای یار بزم عیش بھی ماتم کدہ ہوے	بلبل یہان کر رہا ہے سرو دفغان مجھے
بلبل پہ کیا گذر گئی فصل بہار مین	آتا نہین ہے مین نظر آشیان مجھے
کعبہ ہو یا کہ دیر ہو جلوہ اوسیکا ہے	زاہد نہین پسند تری این و آن مجھے
ای جان کوئی وصل کی صورت نکالئے	فرقت نے دے رکھے ہین اہل جہان مجھے

۵	اشرف ہر ایک عرفی و سعدی ہے وقت کا شیراز سے بھی کم نہین ہندوستان مجھے	۱۸

الم سید محمد زکی عرف محمد صاحب شاگرد میر نواب صاحب مونس

درد فراق نے یہ کیا ناتوان مجھے	لگتی ہے روح جامہ تن ہے گران مجھے
رہتی ہے یاد گردش چشم بتان مجھے	نیرنگیاں دکھائے نہ کیون آسمان مجھے

الف

احسان

شاگرد شیخ محمد مصطفی متخلص

الف

سب سے سوا ابنا تو چیکا ناتوان مجھے

ہر دم یہی امید ہے ایجا نشان مجھے

گھیرے ہی رہے دلکو ہجوم غم و الم

ای شہسوار دل ہی تڑپتا ابھی نہ جا

چھوڑو نہ اپنے عارض روشن پہ زلف

ہارت ہوئی کہ چھوڑ کے آیا تھا مہرباں

پڑھ پڑھ کر ہر غزل میں ہے سوز دل کا حال

زاہد نہ سر پھرا نہ پھیر و نگاہیں یار سے

ہنسنے دی مجکو باغ میں فصل بہار ہے

سوز دروں سے بزم میں جلتا ہوں مثل شمع

حیران ہوں بشکل آئینہ فرقت میں ہو سکوت

کھل جائیگا کہ سر کہ میں یوں رہ گیا

کہتی ہیں ہاتھ کو نہ لگے گریبان وہ ہجر

آئی ہے یاد زلف مسلسل کہاں میں

احسان مجھ پہ ہوگا جہاں سے وہ ہجر حسن

دی امتحان سے تو تیا بار کیا ہے

آتی نظر ہر ایک سے ہے توچیا ان مجھے

مانگ سے تھا تو کہا گیا یہ کا روان مجھے

دکھلا سمند ناز کی تو شوخیاں مجھے

بہاتا نہیں ہو شمع واد دیدہ وان مجھے

پھر بھولا بھولا یاد ہے کچھ کچھ نشان مجھے

جل جلکو لوگ کہتے ہیں آتش بیان مجھے

مجکو پسند ہو رہے وہ جانجان تجھے

آوارہ بوئے کی طرح نہ کر باغبان مجھے

قسمت نے دی ہے شمع کی گویا زبان مجھے

ایک خواب سا دکھا گیا وصل بتان مجھے

بلوائی تو وہ شوخ سے امتحان مجھے

اچھی دکھائی آپ نے دریا روان مجھے

حد ادب جنوں ہی پہنا بیڑیاں مجھے

لیجاو ہاں بھاگی تو اشک روان مجھے

اتنا بھی جھوٹ بولتی ہے قسمت غلط	سچی ہو تم اگر تو دکھا دو دہان مجھے
زیر زمین گیا تھا کہ ہو آسمان سے امن	تقدیر سے یہان بھی ملا آسمان مجھے
دل ایک بوسہ دیکے لیا مجھ سے یار نے	اسیر کچھ نہ شک بلاتے کچھ سودا گران مجھے
کہدو کہ باغبان دیر گاز اکھیل دے	ہو نہیں بہار باغ نہ سمجھے خزان مجھے
جب سے سنا ہے آئی ہے گلزار مین بہار	ہی تنگ قید خانہ سے میرا مکان مجھے
اک ماہ وش کے عشق مین آئی ہے موت	پھر کفن ضرور ہے رخت کتان مجھے
کھتی ہو ساتھ غیر کے تم بھی ہو بیچ ان	بس بس معاف کیجئے زبس امتحان مجھے
سمجھا اسے بھی یار مین تیر اشتہار ناز	آیا نظر جو کوئی گل ارغوان مجھے
مردونکا مقبرہ ہے فلک میری آنکھ مین	انجم پہ ہے گمان سفید استخوان مجھے
جاتا ہون روز دختر رز کے یہان تا	پیری مین دل دیا ہے خدا نے جوان مجھے
پھرتا ہون شکل گرد پریشان ادھر ادھر	پھونچا کہان نہین خبر کاروان مجھے

٨	دو دن کی زندگی مین ثابت قدم رہون افضل یہی ہے معرکہ امتحان مجھے	١٥

انور پنڈت بیجناتھ منشی تعلقدار ترکھا وغیرہ شاگرد جناب آغا حسن

صاحب عشق

منظور آج طبع کا ہی امتحان مجھے ‏ ‏ ورنہ تھی نظم شعر کی فرصت کہان مجھے

دن بھر سے کام ذکر سے آیۂ و ابوکے ‏ ‏ حیران بہت کریگا یہ میرا بیان مجھے

لیتا ہی بلبلین چٹکیان سوفار کا خیال ‏ ‏ جسم سے گدگداتی ہو نوک سنان مجھے

ایک ایک شعر جابجا نکلا ہی وقت فکر ‏ ‏ یاد آگئین وہ ناز بھری شوخیان مجھے

پانو کی اپنی بیڑیان اپنے گلے کا طوق ‏ ‏ اک دن نہا کے دیکھ تو ای جانجان مجھے

اس سبب معاف ایسی لگاوٹ سے فائدہ ‏ ‏ ہرگز نہین پسند چنین او رچنان مجھے

مانند شمع پھونکتی ہے حاشا نہ یا ‏ ‏ گویا زبان شمع ہے میری زبان مجھے

لیکر خدا کا نام لگا دونین گھر کو آگ ‏ ‏ لی تیری پہاڑی کھاتا ہی خالی مکان مجھے

اک دم مین سیر ملک عدم کی کرونگا مین ‏ ‏ کافی ہی اب یہ توسن عمر روان مجھے

کرتا ہی جب کہ یاد تو عمدہ ستم کے ساتھ ‏ ‏ اپنا ہی جانتا ہی مگر آسمان مجھے

اسلام سے غرض ہی نہ مطلب ہے کفر سے ‏ ‏ ناقوس سنہ لگا نہ خوش آئی اذان مجھے

ہی گوش آستین کا سوا گوش ضعف سے ‏ ‏ گنٹھے کا حلقہ کیون نہ ہو طوق گران مجھے

بالکی نوک جھوک تو تھی ہی قدیم سے ‏ ‏ تبلاتی بالی بنتے ہین اب بالیان مجھے

چشم سیاہ یار کا دل مین خیال ہے ‏ ‏ کاجل کی کوٹھری ہوا میرا مکان مجھے

روشن کرینگے گور کو میری چراغ داغ ‏ ‏ مشعل دکھائیگا مرا سوز نہان مجھے

اا تسلیم منشی امیر اللہ صاحب متعلق مطبع شاگرد نسیم دہلوی ۲۲

کیا ضعف نے سبک بھی ہوا ہے گران مجھے
بار فلک ہے ذرہ ریگ روان مجھے

ہستی سے بعد مرگ ہائی گمان مجھے
تنہا پڑا ہے داغ دل دوستان مجھے

باغ جہان مین طائر رنگ حنا کیطرح
صیاد کا خطر نہ غم باغبان مجھے

کیا خاک آئی نیند وہ عالم ہے ہجر مین
روتا ہے دیکھ دیکھ کے افسانہ خوان مجھے

دیوانہ وہ ہون سیر کو جاؤن جو باغ مین
پہناتی ہے موج خندۂ گل بیڑیان مجھے

مانند زخم درد مین خندہ نصیب ہون
رکھتا ہے رنج شادی تہ آسمان مجھے

ہمدرد چھوڑتا نہیں دم بھر فراق مین
لپٹائی ہے کلیجے سے داغ نہان مجھے

بزم جہان مین صورت شمع خموش ہون
مانند شعلہ کھانے کو دی ہے زبان مجھے

برباد بعد مرگ بھی دشت جنون مین ہون
تقدیر نے بنایا ہے ریگ روان مجھے

کیا پوچھتے ہو شوق اسیری کے مدتین ہوئین
یاد قفس مین بھول گیا آشیان مجھے

ساقی نہ پارسا ہون نہ زاہد نہ محتسب
ترسا رہا ہے کس لیے پیر مغان مجھے

سر پر سرشک دیدۂ گریان مین نوجوان
پامال کر رہا ہے مرا کاروان مجھے

ہر دم نظر کیطرح نظر سے نہان تو ہون
اب اور کیا کریگا فلک بے نشان مجھے

لائین نہ لائین تربت بیکس پہ ہار پھول
قسمت سے شمع گور ہلی گلفشان مجھے

از تسلیم منشی محمد انوار حسین سہسوانی شاگرد شیخ علی بخش متوسل مطلع

یہ عشق نے گرا کے کیا ناتوان مجھے
ہے رشتۂ حیات بھی کوہ گران مجھے

وہ جنس ہون کہ مول نہ لی کاروان مجھے
وہ نخل ہون نہ سینچے کبھی باغبان مجھے

درد فراق نے یہ کیا ناتوان مجھے
پھرتا ہے ڈھونڈھتا مرا وہم و گمان مجھے

دیتے ہیں چشم و دل میں جگہ قدردان مجھے
ملتا رہا ہے عمدہ سے عمدہ مکان مجھے

بوسہ کا نام سنکے چھپاتا ہے اپنے منھ
پیر ایسے منھ کہ وصل سے وہ دے زبان مجھے

ثابت دہان یار کیا ایک بات مین
خالق خدا کی جانتی ہے نکتہ دان مجھے

نقشے سے ناتوان کے آنسو ٹپک پڑے
تار سرشک کے جو ملین بیسر یان مجھے

ہر مصرع کے مین کھلتے ہین جوہر کمال
مانند تیغ تیز ملے ہے زبان مجھے

کرتے ہین یاد وہ کہ بھلا ہی ہوا
آتی ہین آج ہچکیون پہ ہچکیان مجھے

سند لا نہ ای ہما سگ جانا کے واسطے
اک وزن ہے نہین یہ چند استخوان مجھے

صحرا مین گرد باد ہون دریا مین ہون حباب
ممکن نہین کہ ہو کبھی قید مکان مجھے

چھپکے غیر سے تو کر وا دو مجھ سے چلو ہو
اپنی سلامتی ہے تو سو دوستان مجھے

بعد فنا بھی سوز نہان نے نہ چھوڑا ساتھ
یہان بھی جلا رہین ہین مرے ہڈیان مجھے

داغ فراق یار کے سر پر مری قدم
مدت کے بعد ایک ملا میہمان مجھے

گلچین نہیں ہو تنگ تو مجھے دیا کسی / مانع ہو باغ جانے سے کیون باغبان مجھے

مدت ہوئی ہے قید قفس مین پڑے ہوے / بھولا ہوا ہون یاد نہیں آشیان مجھے

آئی بہار جاؤن چمن مین کس طرح / محبس سے اوٹھنے دیتا نہیں پاسبان مجھے

حسرت رہی کہ کیون نہ پس قافلہ رہا / شاید پکارتا جرس کاروان مجھے

رد رو دیا ہون جنگل مین مین نکلے اگر رو / یاد آگئین فراق کی جب سختیان مجھے

جنبش کرون محال ہے دیکھو تو ضعف پر / بینائی کس لیے ہو بھلا بیڑیان مجھے

جیسے جہان حسینون کو ہے تھوڑا اتدان / یا رب دکھا دے پھر وہ حسین مکان مجھے

جی بھر کے دیکھنے دے ذرا رنگ بوستان / پھر خدا نہ قید کرا ای باغبان مجھے

پہلو مین کب قرار نہ پھر این چین سے / آرام کیا کہون کہ نہ ملیگا کہان مجھے

کیا کیا ملال ہے یہ دل غم رسیدہ آج / مل جائے باغ مین جو سرو روان مجھے

کیا کیا فسانے تذکرون مین عشق سے / یاد آگئی جو کاوش جور بتان مجھی

صدمے جو کچھ ہوئے سو ہوئے اور کیا کہون / حاصل ہوئی ہین عشق مین ناکامیان مجھے

آشنا جوان ہو کے نہ آؤ غرور پر / ہین یاد کم سنی کی بھی وہ شوخیان مجھے

۱۴	تمکین اوس حبیب نے شاید کیا ہے یاد یون بے سبب تو آتی نہین ہچکیان مجھے	۱۳

دل لالہ زار کثرت داغ جنوں سے ہو — دکھلائی تھیں بہار گل بوستاں مجھے

اس رتبہ بیقرار کیا درد ہجر نے — باقی نہیں ہے طاقت آہ و فغاں مجھے

صیاد نے کبھی نہ دکھائی بہار گل — جس وقت لے گیا نہ سوے بوستاں مجھے

طوق طلا ہوئی نہیں زنجیر گیسوے — صد داد دو ہی دو پہر سہا بیریاں مجھے

دو جام بھی پلائے نہ افسوس ہو — کیا آپ بخشوائینگے پیر مغاں مجھے

مانند شمع جلتے ہیں فرقت میں — شمع کی طرح پھونکتی ہے ہی زباں مجھے

کس طرح اونسے عرض کروں حال زار — طاقت ہے گفتگو کی نہ تاب بیاں مجھے

پھر خدا لگا دے کوئی دوا — جیتا ہی چھوڑ ہی جاتا ہے کیوں نیم جاں مجھے

ناحق کو قتل کرتا ہے — صیاد کوئی دم کا سمجھ مہماں مجھے

١٦ — ثابت کسی کے عارض گلگوں کی یاد میں / دیتی ہیں خار سیر گل بوستاں مجھے — ٣١

جوش نواب احمد حسن خان عرف اچھی صاحب شاگرد منشی مظفر علی اسیر

نبیرۂ نواب محبت خان مرحوم

ج

پیری مین بھی ہے حسرت دلکو نکالتا | ملتی اگر نصیب سے تمکنت جوان مجھے

کاندہا نہ دین جنازے کو میرے پسِ فنا | بارِ گران ہے رنجِ دلِ دوستان مجھے

دیوان اپنے چھوڑ چلا ہون مین نسل کو | دیکھین تو مرحبا کہین اہلِ جہان مجھے

صیاد تنکی چننے کی نوبت قفس مین ہے | مشتاق ہون دکھا دو ذرا آشیان مجھے

ذکرِ خدا کرون کہ بتونکا جیون مین نام | حیرت کی جا ہے ایک ملی ہے زبان مجھے

عشقِ کمر نے زار بنایا ہے اسقدر | پھرتی ہے ڈھونڈہتی مری عمرِ روان مجھے

عہدِ شباب صدمۂ فرقت نے کھو دیا | ہے موسمِ بہار مین رنجِ خزان مجھے

اسطرح ہون رہا تری زلفون سے مین | تقدیر نے پنہائی ہین کیسی بیڑیان مجھے

اونکو دیا خدا نے غرور و ادا و ناز | بخشا ہے درد و نالۂ آہ و فغان مجھے

آتا تھا کون ملکِ عدم سے جہان مین | اونکی تلاش لائی وہان سے یہان مجھے

عشقِ ذقن مین تنگ ہون جینے سے گریزون | اسدم بھی گرد کھائی ہی کوئی کنوان مجھے

بھر پاتھا نور اپنے تماشائے حسن کا | دین تھین خدا نے آنکھونکی جو پتلیان مجھے

پہنچانکی جوشِ نصیحت سی گوش زد
خوش آئی واعظونکا بھلا کیا بیان مجھے

صدمے مین سے بخت کی کھتا ہے آج یار — گذری ہوئی کہیں اپنی سنا داستان مجھے
حال جنون نہین کھتے نہ پایا تھا قید مین — اپنی کڑی سنانے لگین بیان مجھے

دیا کیونکے صدمے نہ کیونکر ہون اے جلال
دین گالیان وہ آپ کھین بد زبان مجھے

۱۰ حسرتین ۱۳

بلبل وہ ہون بہار چمن ہے خزان مجھے — یکسان ہے گلشن قفس و آشیان مجھے
وہ رہی نے یار کے کیا ناتوان مجھے — اک ایک ہے جسم ہے بار گران مجھے
طلی ہوگی تلک عالم آہ کس طرح — افسوس ہے کہ چھوڑ گیا کاروان مجھے
قاتل کیا ہے قتل تو اک ہاتھ اور دے — لبہ چھوڑنا نہ کھین نیم جان مجھے
شاید کہ یاد کرتا ہے دلداران نو ان — آتی ہین قت نزع جو کہنے بیان مجھے
لشکر کیا نصب کے عداوت ہوئی اوسے — تیور رہی چڑہائی یار نے دیکھا جہان مجھے
سو روز تو ہجر سے پھلکتے ہین استخوان — جلنا پڑا ہے قبر مین بھی شمع سان مجھے
جاؤنگا شکل نکہت گل بزم یار مین — رو کیگا کس طرح سے جلایا سبان مجھے
میری کلام گرم پہ حاسد نہ کیون جلین — خالق وہی ہے شمع کی سوزان زبان مجھے
پر دین گفتگو جو کرون گا مین یار کی — خود محویت مین لائیگا میرا بیان مجھے

دنیا کو لی نہ جانیگا ڈرتا ہی کیون فلک	رہنے دی ایکدن کی ایسے مہمان مجھے
باتین نہ آپ مجھسے بناوٹ کی سب کیجیے	ثابت وفا ہی آپ کی الفت عیان مجھے
بلبل سنا رہی ہے ہر ایک گل کو کامین	آئی ہی باغ دہر مین بوی خزان مجھے

٢٠ — بولی کبھی نہ لطف و عنایت سے ای حضور / باتین تمھاری یاد ہین سب زبان مجھے — ١٧

حبیب

گردش سے ہی لحد مین یقین ایمان مجھی	زیر زمین دبائیگا کیا آسمان مجھے
ای شاہ کشتہ رشک ہے تیرا مکان مجھے	رضوان نہیں کم نہین ہے کوئی پاسبان مجھے
ساقی ہے اب دو دستے لالہ رنگ ہے	گردش دکھا رہا ہی نئے آسمان مجھے
فصل بہار مین نہ اوجاڑ آشیان مرا	دو چار دن تو رہنے دو ای باغبان مجھے
امید پای بوس صنم مین ہوا ہو خاک	کر ای صبا نہ پھر خدا رائیگان مجھے
ایسا کیا ہی کاہش غم نے نحیف و زار	ہی ناگوار جنبش نبض روان مجھے
لکھتا نہین ہے باغ مین جا کر دل حزین	فرقت مین میری خندہ گل ہے فغان مجھے
وحشت مین سیکڑوں اوی عزت جو نرخ کیا	لینے کو آئی دور سے ریگ روان مجھے
لیکر عصا کے آہ جو بستر سے مین اوٹھا	بولی یہ ناتوانی کہ چھوڑا کہان مجھے

حبیب رضا نوعلیخان شاگرد

ح

منشی میر نظام علیصاحب تخلص اسیر

٢١

بحریا ہی سحر کی نقش [illegible] کی | [illegible] واں مجھے
ایسا [illegible] ہوں شکر [illegible] | [illegible] اپنا نشان مجھے
آثار ہو [illegible] جو وہی گھٹا [illegible] شناخت | بدنام کر گیا کہ کچھ میری زبان مجھے
[illegible] ہزار کو وہ [illegible] لیے | [illegible] گراں مجھے
حسرت کی داغ [illegible] | [illegible] گل باغباں مجھے
بزم جہاں نہیں کسی [illegible] آتا نظر | [illegible] زبان مجھے
کرتا ہی [illegible] یاد | [illegible] بیاں مجھے
آرائش [illegible] | [illegible] پریاں مجھے

٢٣ الحمد [illegible] ٢٤
اوس [illegible] کیا آسماں مجھے

حکیم سید [illegible] خان [illegible] صاحب اسیر

[illegible] کعبہ کہاں مجھے | کافی ہی [illegible] نشان مجھے
جب سے ہوا ہے عشق بیاں [illegible] مجھے | [illegible] راز نہاں مجھے
جز رنج راہ راحت منزل کہاں مجھے | مانند گرد [illegible] کارواں مجھے

تبخانہ و حرم میں [illegible] | [illegible] آشنا [illegible]

کیف می سخن [illegible] | [illegible] آشنا [illegible]

٣٣ [illegible]

حضور [illegible]

اکدم بھی حادثوں سے [illegible] | دنیا ہی غم سرا [illegible] آسمان سے مجھے

حاصل ہوا نہ لطف [illegible] | [illegible] لائی کہاں سے کہاں مجھے

باہم رہیں کلام [illegible] | [illegible] ہم زبان مجھے

سنتا ہوں میں رقیب سے [illegible] | [illegible] سینہ ہی اے آسمان مجھے

ہر دم رواں ہے ابر [illegible] چشم [illegible] | [illegible] دکھاتی ہی تیغ زبان مجھے

فرقت میں خار زار بنا [illegible] جسم زار | [illegible] دینے لگے استخوان مجھے

سر کو قدم بنا کے چلے راہ تیغ میں | [illegible] روشن [illegible] آسمان مجھے

آشنا زمانہ کنج قفس میں گذر گیا | اب یاد بھی نہیں ہے مرا آشیان مجھے

بیدل ہوں کیا میں ضعف سے [illegible] | لیجائیگا اوڑا کی جگر کا دھوان مجھے

آفت بپا کیے ہے وہ [illegible] ہو | کس پر عجب دکھاتی ہی کھچی کمان مجھے

سوتا نہیں شہر کیا کوئی وقت آستی	مرقد مین ہو چاینگی روح رواں مجھے
کہتا ہم لطف پیسیا زمانی سنے ہر گھڑی	تو چکیان نہین ہین یہ نوا آسمان مجھے
آتا ہوں ستی کہ دیکھا دنیا میں لاین بین	لائی تلاش یار کہان سی کہان مجھے
محشر مین شور بل ہی مجھین دل سفت	اعمال کی بجائی پڑین گہٹریان مجھے
کیا فائدہ جو یہ کعبہ کو مین چلا	رستی سے پھیر لائی گا عشق بتان مجھے
فصل بہار مین جو مین کرتا ہون چہچہے	اک دن قفس و کہائیگی اپنی زبان مجھے
چاہ ذقن مین خط کے نکلنے پہ دل گرا	حسن بعش چاہ فزدیا وہ ہو کا کہان مجھے

٢٥	کرتا ہی حسن شکوہ جو غیرونکا جلکے تو بہاتی نہین ہین ٹھنڈی تری گرمیان مجھے	٢٤

حضور منشی عبد البصیر صاحب بلگرامی

اللہ سے ملائی گا عشق بتان مجھے	پہونچائی گی فلک پہ یہی نردبان مجھے
درکار مال و زر نہین پیر مغان مجھے	ہی ایک جام سلطنت دو جہان مجھے
کہتا ہی زلف یار کا وحشی جہان مجھے	انکی تو ساز وار ہوئین بیڑیان مجھے
ہی غم مین آو سرد کی اجل کا گمان مجھے	کہا جائیگا ضرور یہ اسیمان مجھے
سنبل سی زلف چہوڑکی رخ پردہ گلعذار	دکہلا رہا ہی آتش گل کا دہوان مجھے

اوس شمع رو کی بزم کی پروانے تک حضور
جل بجھ کے خاک ہو گئے دیکھا جہاں مجھے

۲۶ — ۱۷

حضرت سید باقر علی رضوی صاحب دیوان ساکن وزیر گنج محلات لکھنؤ

ای ضعف دست چھو گئی پنجان مجھے
سمجھا سبھوں نے گرد پس کاروان مجھے

ترسا تو اب نہ وصل سے ای جان جان مجھے
سمجھو کوئی گھڑی کا فقط میہمان مجھے

از بسکہ بہار ہجر مین اوسکی کہان مجھے
مانند خار زار ہی سب بوستان مجھے

تم ہو محن مین رنج ہی لے رفتگان مجھے
تمکو عدم مین چین نہین اور یہان مجھے

ذرہ نواز ایسا ملیگا کہان مجھے
اوس مہر نے زمین سے کیا آسمان مجھے

ہان ایک ہاتھ اور کہ قصہ تمام ہو
جلاد چھوڑتا ہے عبث نیم جان مجھے

تقریر نے یہ لطف ہمسے رکھائی ہے سب
قسمت سے آپ خوب ملی قدردان مجھے

اوس بت کی سخت بات کا دونگا انہین جواب
اوسکو دہن دیا تو عطا کر زبان مجھے

مر جاؤنگا کہ وصل مین ہو گا خیال ہجر
یارب سنائی دے نہ صدائے اذان مجھے

ایسا مین مٹ رہا ہون تمہارے فراق مین
ملتا نہین ہے اب کہین اپنا نشان مجھے

بیفائی بوسے غیرونکو ملتی ہین ہر گھڑی
آزردہ ہو کے دیتے ہو تم گالیان مجھے

جلاد کو جو خواب مین بھی دیکھتا ہون مین
ہوتا ہے اپنے دوش پہ یہ سر گران مجھے

بوسہ ... لیا ہی رخِ بی نقاب کا
دیتی ہو بات بات مین کیون ... مجھے

... کرین ... یاد وہ بت یہ مجال ہے
آتی ہین بار بار عبث ہچکیان مجھے

سودا کبھی ... صنم کا کسی کو ہو
آوارہ ہی رہین ہین یہی بیابان مجھے

وحشت ... کو لکھ کے مین معجز نما بنا
اوس کے لینے لوگ جانتے ہین غیب دان مجھے

۲۸

دانش یہ معجمہ مین شین فراق ہین
ہون بیقرار ہے وہ غم جان جان مجھے

۲۴

رفعت مہدی حسن خانصاحب شاگرد حکیم سید علی ضامن صاحب شوق

نیستارہ جسم کا جو ہی بار گران مجھے
لیجائیگی سبک سیر کو روح روان مجھے

یاد آئی دونون لت وہ ابرو کمان مجھے
دکھلائی چرخ پیر نے جب کہکشان مجھے

ای کاش عشق کردے کہین بے نشان مجھے
بدنام کرتے پھرتے ہین پیر و جوان مجھے

لیجائے اپنے گھر جو مسیح زمان مجھے
بیت الشفا مرض مین ہو نقل مکان مجھے

دنیا مین خوبرو ہین تو حورین ہین خلد مین
دلسے پسند اسلئے ہین دو جہان مجھے

کہتے ہین آپ آئیگی پھر ہم ہی وصال
منظور کیون ہو تفرقہ جسم و جان مجھے

نظم دہن نے منہ سے کیا محو لاجواب
فکر کمر نے صاف کیا بے نشان مجھے

پیولون مین تول تو لگے نقد سیم و زر
دی فصل گل اجارہ مین ہی باغبان مجھے

۲۹	ریحان منشی دیاکشن صاحب	۱۱

کیونکر نہ ہو قفس مین غم آشیان مجھے	تقدیر کس مقام سے لائی کہان مجھے
اب سب یہ کہتی آتے ہین الفت کو چہوڑ دو	مانع ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجھے
بوسہ اسی طرح سے دیجیئے اگر	واللہ ناگوار نہون گالیان مجھے
جو بات آدمی نہ سنے کیون سنائیے	ناصح نہین پسند تیری داستان مجھے
اب تیری اختیار مین ہون اے زمین قبر	تا وقت مرگ پیس چکا آسمان مجھے
اب کہتے ہین جوان ہے طفلان خردسال	تہوڑے دنون مین پیر کہین گے جوان مجھے
[illegible] مرگ جنبش مژگان یار سے	کیونکر ملی گی تیر اجل سے امان مجھے
[illegible] نصیب بخت مقدر کی ہو بیان	معشوق اگر ملا بہی تو نا قدردان مجھے
اتنی کڑی ہی تو ضعف مین جہیلی نجا رگی	ہون ناتوان نہ پہاتے ہو کیون بیٹہان مجھے
[illegible] ہے یار میری طرف دیکہہ دیکہہ کے	اورون کو ہی معاف نہ دیکہے فلان مجھے

۳۰	ریحان فقط تہا دوست مین دشمن ہو گیا تیرا جانے دی صحن باغ مین اے باغبان مجھے	۹

رفعت جناب میر حیدر رضا صاحب شاگرد میر لطافت صاحب

اے دل رکہا تباہ میان جہان مجھے	لیجائے گا یہان سے تباہ کہان مجھے

نام ونشان مٹا کی مرا خاک پاؤں گا / مٹی مین کیون ملاتا ہی ای آسمان مجھے

دی بوسہ مانگنی پہ وہ گالی تو کیا عجب / سنوائیگی ابھی تو بہت کچھ زبان مجھے

ایک جلوۂ نگاہ نی اوس شوخ ماہ کے / گویا بنا دیا ہے سراپا کتان مجھے

اوٹھیں نہ خفتگان عدم جینک تک / ایدل ملے اجازت شور فغان مجھے

شوق وصال آنہ سکا مرگ ہوگیا / لکھوا کی نامہ غیر سی بھیجا جو یان مجھے

آہی گیا تھا رحم اوسی میری حال پر / اور آتین وہ گھڑی بھی اگر ہچکیان مجھے

بیت الحرم سے اوٹھہ کی سوئی میکدہ گیا / اسد رجہ ہی عقیدۂ پیر مغان مجھے

اوس ماہرو کے ہجر مین تارے نہیں ہیں یہ / چشم غضب سی دیکھتا ہی آسمان مجھے

صیاد نے تو موسم گل مین کیا اسیر / دیکھون نہال کرتا ہی کیا باغبان مجھے

جاؤنگا قصر یار مین دیوار پھاند کر / روکین گے آکی در پہ اگر پاسبان مجھے

افسانۂ فراق جو کہیے تو کہتے ہین / بیکار کیون سناتے ہو یہ داستان مجھے

کیسکو دکھاؤن تیغ زبان کی مین تیزیان / ملتا نہیں جہان مین کوئی قدردان مجھے

کیون شمع سان جلاتا ہی مجلس کو غیر سے / ای یار یہ پسند نہیں گرمیان مجھے

وہ رند ہون کہ دم مین چڑھا جاؤن جو ساقیا / دین حرم کی تم جو حضرت پیر مغان مجھے

پہلو مین دل تڑپتا ہی سیماب کی طرح / یاد آتی ہین کسی کی اگر گرمیان مجھے

٣٣	سید یہ التجا ہی خدای کریم سے دکہلا رسول پاک کا تو آستان مجھے	١٤

سید محمد عباس ضوی عرف چھوٹے مرزا شاگرد جناب آغا حسین مرزا صاحب عشق سلمہ

قاتل تیری طرف سی نہ تہا یہ گمان مجھے	مقتل مین چھوڑ جائیگا یون نیم جان مجھے
مجنون کی نگاہ مین نہ دین گی امان مجھے	گھیری ہوئی ہین آٹھ پہر بجلیان مجھے
ہی باعث غبار غم رفتگان مجھے	کیونکر کہین نہ گرد پس کاروان مجھے
رفعت مین بام یار زمین آسمان سے کم	پہنچا یا جذب دل نے کہان سی کہان مجھے
سرگشتگی ازل سی ہی میری نصیب مین	راحت نہین ہی صورت ریگ روان مجھے
نازان ہین آپ ترک محبت پہ کس لیے	کوئی حسین ملیگا نہ ای مہربان مجھے
انجام کار عشق نہ سوچا برا کیا	کہنا نہ تہا کسی سی یہ راز نہان مجھے
گر بیوفا سمجھتی ہو اچھا یونہین سہی	اور دوستی عشق آپ سی نفرت ہی ہان مجھے
گلہائی باغ اسکو سمجھتی ہین داستان	بہاتی ہی عندلیب کی طرز فغان مجھے
دوسی مرتبہ سمجھتی ہین صیاد و باغ و دہر	لکہین گی بعد مرگ فلک آشیان مجھے
ہر دیدہ گل کہٹکتا ہی ذرات آنکہہ مین	فصل خزان مین خار رہا آشیان مجھے
مانند گرد باد بیابان مین پہر چکا	رہنے دی کوئی یار زمین ای آسمان مجھے

شریف حکیم سید محمد شریف شاگرد حکیم سید علی رضا حسن صاحب

سنہ ۳۵ — ۵

کیا کام ہے بہار سے اے باغبان مجھے — کنج قفس میں ہے وہی فصل خزان مجھے

گردش تمام ہون ہی تو رونا تمام رات — ڈالا ہے کس عذاب میں اے آسمان مجھے

بے دیکھے وصف نقطۂ موہوم کیا لکھون — راز دہن کا چپکے سے دے تو نشان مجھے

غنچہ دہان خندۂ گل ہی بیان ہو — گر ہے سنجا ہی تا بچمن باغبان مجھے

کیا اس سے اور بڑھ کے کوئی ظلم ہووےگا — بوسے ملین رقیب کو دو گالیان مجھے

وہ ایک روز بھی نہ بیٹھکا ہوا نصیب — تیغ اجل قفس کی ہوہ مین تیلیان مجھے

دو ایک جرعہ ہی تو نہوگا سرور بھی — اک جام خیر میکدہ پیر مغان سے مجھے

گو جان اپنی جائے شریف اوسکی ہجر مین
آہی لگا دیکھے نہ بت بدگمان سے مجھے

شوق شیخ احمد علی خلف شیخ کاظم علی صاحب مرحوم شاگرد

منشی منظفر علی اسیر

سنہ ۳۶ — ۲۳

حاصل سکر دی سے ہے سیر جہان مجھے — جھونکا ہوا کا ہوں نہیں قید مکان مجھے

ہے شمع سان فروغ سے حاصل زیان مجھے — اپنی بہار آپ ہوئی ہے خزان مجھے

بید آخوش حق نے کیا غنچہ سان مجھے — منہ تو دیا مگر نہ عطا کی زبان مجھے

دن کس خوشی سے الفت ابرو میں کاٹتا	گوشہ جو بیٹھنے کو دیے دے کمان مجھے

سچ ہے سخن میں شوق نہ کیوں شکل صدف ہوں میں
اللہ نے دیے لب گوہر فشان مجھے

۳۷ — ۱۲۱

شوق حکیم سید علی ضامن خلف میر علی اوسط رشک

زندہ کیا مسیح نے باعز و شان مجھے	گویا و کہا دیے لب معجز بیان مجھے
منزل ہمای فکر کی بالای عرش ہے	ہے جادۂ فلک یہ خط کہکشان مجھے
کس منہ سے سختیان وہ کہون میں جو کہ ستائی	آتا نہیں ہے شکوۂ جور بتان مجھے
شاید ہو آج قلقل مینا کو یاد دوست	کل شب سے آ رہی ہین جو یہ ہچکیان مجھے
آتی ہین نقد نظم پرکھنے کے واسطے	گنتے ہین شاعر اب محک امتحان مجھے
منزل ہے دور قافلے والے ہین بے نشان	بہکا رہی ہے گرد رہ کاروان مجھے
ان سے جو مجھ کو یون نہ دکھادی رہ فنا	سوز فراق لیکے چلا ہے کہان مجھے
ذکر بتان ہے دیر مین کعبہ مین یاد حق	رہتا ہے یون خیال مکین و مکان مجھے
وہ جنس سخت ہون کہ پسون بر سر زمین	گو پیسین آسمان کی نو چکیان مجھے
کاہیدگی سے جا نہین سکتا ہون سوے باغ	بلبل نہ سمجھے خار و خس آشیان مجھے
جا ہون تو ذات خالق کون و مکان دکھائے	نور فروغ شعلہ حسن بتان مجھے

[illegible] / نشتر بتا نہیں چاہیے ضبط فغاں مجھے

دیکھوں کہ کس صفائی سے پڑتا ہے [illegible] / لینا ہے تیغ ترک کا آج امتحاں مجھے

لازم ہے [illegible] تیر آہ سے / گو قد خمیدہ ہوں پہ سمجھنا کماں مجھے

منت کی طوق [illegible] / پہنا رہے ہیں لوگ عبث بیڑیاں مجھے

اس رہ میں خضر سے بھی ہوئی کچھ نہ رہبری / اب تک ملا نہ کوچۂ وصل بتاں مجھے

صیاد یاد بھی نہیں کیفیت چمن / مدت ہوئی ہے چھوڑی ہوئی آشیاں مجھے

ایسا نہ ہو کہ بندے سے بھی ہو کوئی قصور / اے رشک حور دو نہ عبث گالیاں مجھے

غیروں پہ تو مدام ہیں کیا کیا عنایتیں / اک دن نہ سرفراز کیا مہرباں مجھے

اک مہر کی جدائی میں ہر رات شیفتہ / گردش دکھا رہا ہے نئی آسماں مجھے

۳۹ شمشاد ۲۰

اے رشک گل وہ یاد ہے طرز بیاں مجھے / کہتے ہیں عندلیب چمن خوش بیاں مجھے

باتوں سے تیری ہو گیا ثابت دہاں مجھے / مو سی کمر کا پر نہیں ملتا نشاں مجھے

لاکھوں سوال وصل پہ دیں گالیاں مجھے / بوسہ تو ایک دیجیے اے مہرباں مجھے

آنکھیں لڑائیں راہ میں دیکھا جہاں مجھے / بے دید یار نے نہ بتایا مکاں مجھے

کیونکر نہ بھولے یاد گل و گلستاں مجھے
مدت ہوئی ہے چھوڑے ہوئے آشیاں مجھے

چکر میں مہر و ماہ ہیں یہ چال دیکھکر
پھرتا ہے سر زمیں پہ لیے آسماں مجھے

سر ہے مثال کوہ گراں جسم زار پر
خواہش ہو خاک تابع کی اے آسماں مجھے

نکلا ہوں میں جنوں نہیں یہ ہوتا نہیں ثبوت
لیجائیگا بنا کے بگولا کہاں مجھے

الفت قلم ہو حرف شکایت زباں پہ آئے
مضمون نہ ایسا خط میں لکھو مہرباں مجھے

ہستی مٹی تو پردہ میں یک تانگ ہو گیا
گو عشق نے کمر کے کیا بے نشاں مجھے

دیوان سو میرے کٹ گئے مضمون غیر کے
خالق نے دی ہے تیغ و تیر زباں مجھے

گل سے لڑی جو آنکھ شگوفہ نیا کھلا
کہتا ہے خار دیکھکے اے باغباں مجھے

دیتا ہے ایک روز سگ کو بھی یار کو
کیوں اے ہما عزیز ہوں استخواں مجھے

ہوتے جہاں میں جو ہر تیر مژہ عیاں
کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کماں مجھے

عیب سے کیا ہے کوچۂ دلدار میں مقام
پروا ہے جو رہے نہ خیال جناں مجھے

جنبش سے پا کی ہوئے صد رنگ روح تنگ
ایسا کیا ہے ہجر نے اے ناتواں مجھے

منزل سے فاصلہ ہے ہزاروں ہی کوس کا
دیگا سنائی کب جرس کارواں مجھے

پہچوں گا لخت دل جو ہیں پاشیدہ نمک
قرب مکان یار ملی ہے دکاں مجھے

کچھ عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو
دیتا ہے بوسہ غیر کو اور گالیاں مجھے

بلبل سناتہ تذکرۂ گلستان مجھے — وہ کون بات ہو جو نہین ہے زبان مجھے

پہونچا گئی تا بہ گور رگ مہربان مجھے — تاریک گہر مین چھوڑ گیا کاروان مجھے

صبح شب وصال مین سوتی سی چونک اوٹھا — آواز صور ہو گئی بانگ اذان مجھے

بسمل ہون اک اشارۂ ابرو کا کام ہے — قاتل دکھا نہ خنجر و تیغ و سنان مجھے

عشق بتان مین آہ سدا کا ؤشین رہین — دم بھر ملا نہ چین تہ آسمان مجھے

خنجر سے اونکی ابرو جو ہم کہیلینگے سب — وہ پاوا اگر کرینگے سپ امتحان مجھے

حد سکہ ہو گیا در دلدار تک گذر — دربان ملا کوئی نہ کوئی پاسبان مجھے

لازم ہی رحم بزم سے جاتا ہی در بدر — دی شربت وصال مسیح زمان مجھے

اشعار میرے سنکے وہ کہتے ہین بار بار
ای ظرز ہے پسند تمہاری زبان مجھے

ظہور ظہور حسین شاگرد منشی مظفر علی صاحب اسیر

نالی اوڑا کے لیگئی تا لامکان مجھے — پہونچا یا ایکدم مین کمانسی کمان مجھے

منع سوال بوسۂ لب کا اگر ہے حکم — بہتر یکہ حضور ندین گالیان مجھے

چہاتی سے کیون لگا ؤن نہ مین درد و داغ کو — تقدیر سی ملی ہین یہ دو مہربان مجھے

کیا قیدیون کی ساتہ عداوت ہی الہ ایک — اپنے گلے مین چاندیہ طوق گران مجھے

رہتا ہی دل کسی نے مقرر کیا ہے یاد
ظاہر ہے بات بات میں اونکی کشیدگی

بیوجہ آج آتی ہین کیون ہچکیان مجھے
بل ابرو مین پڑگئی دیکھا جہان مجھے

بولا یہ قیس ناقۂ لیلی کو روک کے
اک بات تجھسے کہنی ہی اے ساربان مجھے

شاید پسِ فنا ہی سگِ جانان کرے قبول
اسواسطے عزیز ہین یہ استخوان مجھے

خالی ہے ذوق و شوق سے کب لکھنو ظہور
ملجاے گا کبھی تو کوئی قدردان مجھے

عصمت مرزا محمد علی متخلص بعصمت صاحب شاگرد حکیم محمد علی خانصاحب کا

۴۴

لیجا سے گہر سے دیکھیے باجی کہان مجھے
سچ بول کے خراب کری کی زبان مجھے

تھمرن یہ اوج سوچ تھا حاصل کہان مجھے
اوس مہ نے زمین سے کیا آسمان مجھے

فرزانہ سیان شباب مین بوڑہے کو چھوڑ دو
ملجائے مرد وا جو کوئی نوجوان مجھے

پیر و تمام سوچ گیا ام گئی نلی
بے درد مرد وے کی کیا نیطان مجھے

مختار خان کو مین نکروں کی کبھی وکیل
دے گا نہ جبتلک وہ موا امتحان مجھے

اوٹھا ہی آج جو رشکِ خصم کے مکان سے
دیکھون بوا اٹھاتی ہے کسقدر کمان مجھے

مٹی نکر خراب تراب کیطرح سے
پیوند کر زمین کا نہ اے آسمان مجھے

جاون اکیلی باغ میں کس طرح بیگما
کھٹکا ہی جیب کی بیگنہ لی باغبان مجھے

ع

ہر دم ہے ذکر مصحفِ رخسار یار کا
قرآن یاد ہو گیا سب بر زبان مجھے

درد فراق نے یہہ کیا ناتوان مجھی — طاقت نہ ضبط کی ہے نہ تاب فغان مجھی

دکھلائی راہ کوچۂ زلف بتان مجھی — لائی عدم سے کھینچ کی قسمت کہان مجھی

انکو بھی واہین درد ہو میری جگر کیطرح — بتلائی تون آہ یہہ طرز فغان مجھی

سو آئے یہہ کہا کہ سمجھہ لین گے وصل مین — ای غنچہ لب ندی کبھی اتنی زبان مجھی

تشمیر تو ہے کرہ آتشین سینے بلا — ہوتی تو دو ذرا ابھی گرم فغان مجھی

پوری نگاہ سی بھی ندیکہا دم اخیر — میرا مسیح چھوڑ گیا نیم جان مجھی

یارونکے قافلونسے جو مین پیچھے رہگیا — آواز دیتی ہین جرس کاروان مجھی

یہہ جانتا اگر تو نہ آتا تمام عمر — دل لیکے رنج دیگا وہ آرام جان مجھی

میری مسافرت کی لیے انتہا نہین — منزل ملی ہے منزل ریگ روان مجھی

زاہد نے جان لی مری صبح شب وصال — آواز صور ہوگئی صوت اذان مجھی

پست وبلند دہر دکھاتا ہے عشق یار — کیا کیا جہکا رہا ہے زمین آسمان مجھی

ایکا تش راز عشق کا پردہ نہ فاش ہو — پیوند خاک جلد کرے آسمان مجھی

عنقا پھنسا نہین مری دام خیال مین — اونکی کمر ابھی نظر آئی کہان مجھی

زلف بتانکی یاد سے ہے دلمین پیچ وتاب — اللہ اس بلا سی کہین دی امان مجھی

دیار کے جو سیر چمن کو چلے گیا	شمشاد ہو گیا ہے بشکل بستان مجھے
دل میں چراغ نور رخ یار کا ملا	مدت کی بعد آیا نظر لامکان مجھے
رکھتا ہوں دوست دل سے سگ کوئے یار کو	مرغوب گوشت سے ہے سوا استخوان مجھے
زاہد کو کعبہ دیر برہمن کو ہو نصیب	کافی ہے سیر حسب کوی بتان مجھے
بس دیکھئے یہہ عاشق و معشوق میں فرق	بوسے کے بدلے دیتے ہیں وہ گالیان مجھے
کوہ غم فراق اوٹھاؤنگا سر پہ میں	سمجھے ہو ہو ہیں آپ عبث ناتوان مجھے
دل مبتلا ہے عشق زنخدان یار میں	کافی ہے ڈوبنے کی لیے چاہ کنوان مجھے

عاصی خمار بادہ سے ہا درد سر فزون
بتلا ہے مے فروش کے کوئی دکان مجھے

شعر ۴۳	عیش منشی فدا علی المشتہر بابو جی صاحب نائب اڈیٹر اودھ اخبار	۲۷ شعر

پاکر وصال دوست سے خوش ہر زبان مجھے	چشم عدو سے دیکھتا ہے آسمان مجھے
پاکیزہ لوگ کیوں نہ کہیں خوش بیان مجھے	کوثر سے دھو کے دی ہے خدا نے زبان مجھے
فصل جنوں نما شور ہے جدا دسکیروں	پہنا رہی ہیں بیٹھی ہوئی بیڑیاں مجھے
دیکھی عروج نام کو افتادگی مرے	اک دن بنائیگی یہہ زمین آسمان مجھے
ملک عدم میں بھی نہیں ملتا پتا مرا	اپنی طرح کمر نے کیا بے نشان مجھے

بی صرفہ نوش کس تو نہین ای سگ شب
تیری لیو سٹے ہین یہ چند استخوان مجھے

رہتا ہون اپنی طالع واژون سے سرنگون
قسمت ملی پھری ہوئی شکل کمان مجھے

آل ہاتھ مجھسے اور سر وہی کا چھوڑ دے
قاتل نہ چھوڑ پھر خدا نیم جان مجھے

مداح اہل بیت ہون اے تحسین سیقصور
جنت مین قرب حور ملے گا مکان مجھے

۴۹ ۱۵۱

فاخر منشی محمد فاخر حسین برادر خورد و شاگرد محمد انوار حسین تسلیم

آئی ہے راس گردش چشم بتان مجھے
سو سو طرح سے پیستا ہے آسمان مجھے

فرقت مین تیری خندہ گل ہے فغان مجھے
اس دور مین ہے زہر مئی ارغوان مجھے

ملک سخن مین نام ہے سکہ ہو بہو
تسخیر ان سے کم نہین طبع روان مجھے

گلشن مین بھی بات جو ہی ہم صفیر و مین
کنج قفس مین آئین سدا الامان مجھے

ہنسلی گا کر لو ضعف سے پہانسی گلے مین ہے
مر دو کریگی حسرت آہ و فغان مجھے

لیتے ہوئے وہ نام مرا ہچکچاتے ہین
آتی ہین وقت نزع عبث ہچکیان مجھے

دیکھا تو حسن عشق کا انجام ایک ہے
پہنا جو اونسے طوق ملین بیڑیان مجھے

رو کو زبان کو منہ کو کرو بند کہدیا
بیوجہ آپ دیتے ہین کیون گالیان مجھے

تسبیح اور جنیئون مین کہتا ہے کیون بحث
اوستاد نے بتائی نہین اپنی قران مجھے

کل ہی تنور چرخ مین اک نان گرم تھا
کیا اس بساط پر وہ کری میہمان مجھے

زلف دراز یار کو دیکھونگا آج مین
کل شب کو خواب مین نظر آیا دہوان مجھے

کیا جانی باغبان نی اوجاڑ کر رہ گیا
بلبل وہ ہون نہین خبر آشیان مجھے

اچھی طرح مٹا جو مٹانے کا نام ہو
ای ضعف چشم وہم سی کی دیکھی نہان مجھے

برسون رولایا نی وہ رنج دے دیا
جسدن ذرا سا دیکھ لیا شادمان مجھے

بی چین اوس بغیر ہون الٰہی کہان ڈہونڈہون
دل کا پتا جہان مین ملی گا جہان مجھے

افسوس کیا مصیبت دنیا گلی پڑی
دور جہان ہی حلقہ طوق گران مجھے

پامال کر رہا ہے جو مجھ خاکسار کو
سمجھا ہے یار گرد رہ کاروان مجھے

تنکا بنا دیا غم جانکاہ ہجر نے
آہون کی لی اوڑین نکہتین آئند ہیان مجھے

ہر دم زبان پہ اوس گل عارض کا ذکر ہے
کیا خوب یاد ہی سبق بوستان مجھے

بیزار ہون کمال مین دنیا کی بات سے
راحت کبھی ملی نہ خدایا یہان مجھے

پیری مین سبھی ہین جوانی کے ولولے
دکھلاتی ہی بہار کا عالم خزان مجھے

تکلیف فقر و عیش غلوب یاد ہے
دنیا دکھا چکی ہی بہار و خزان مجھے

کیا بد نصیب ہون رسم داغ اوس ہی پا ہے
دنیا مین لگ گیا یہ مقدر جہان مجھے

البتہ جانتا ہی شب ہجر یار مین
تھی مطلقا نہ کچھ خبر جسم و جان مجھے

ادھر شمع رو کی ... کہالا یا ہی ... | ملتی ہیں پانیوں میں استخوان سے مجھے

پھیکا کرنگا میں آپ سے اب ... بیر پائی | دکھلائی غنچہ نے ہیں تیر و کمان مجھے

شاید عدم میں یاد کیا دوستوں نے آج | آئی ہیں وقت نزع کی جو ہچکیاں مجھے

لاغر جو تھا ملا نہ نکیرین کو میں زار | تار کفن نے قبر میں رکھا نہاں مجھے

لاکر صبا نگہبانی ہے پھر بوئے گل | کنج قفس سمجھے ہے صفت آشیاں مجھے

دل گھر رہا ہے زلف میں پھنستا ہے کربلا | اے عشق تو او بہار کی لایا کہاں مجھے

آنکھیں جو سینے لگیں قد و گیسو کی یاد میں | گلشن میں وہ بھی نظر آیا دہواں مجھے

چرخ خمیدہ نے بھی نشانہ بنا لیا | ناوک لگا رہا ہے ستم کی کمان سے مجھے

کہتا ہوں فخر کرکے ... بام یار | اللہ نے کیا ہی دیا ہم آسمان مجھے

پھر لطف عندلیب سے کچھ گفتگو کا ہو | غنچہ کے ہی صدا جو خدا دی زبان مجھے

محشر میں جمع ہونگے جو احباب مر گئے | منزل پہ مل سے جائیگا یہ کاروان مجھے

دانا ہوں میں زمین پہ مشہور دیکھیے | پیسے نہ آسیا کی طرح آسمان مجھے

زلف سیہ نصیب رخ رنگین یار پر | دکھلا رہی ہے آتش گل بھی دہواں مجھے

کہنچے ظہور جسے ... کے ہو دعا
دیدار آپکا ہو امام زمان مجھے

افشاں چنی جو مانگ میں اوس رشک ماہ نے
گرد و پیش شب کو آئی نظر کہکشاں مجھے

آئیں چمن میں کیوں نہ شمشاد بیٹھ کر
یاد آگیا جو ہیں قد سرو رواں مجھے

نکلا نکھر کے قمر چاندنی ہوئی
اک شب نہ تونے یاد کیا مہرباں مجھے

بیکار وعظ و پند ہے عاشق سے ناصحا
یہ روز کی پسند نہیں داستاں مجھے

ہے عشق جب سے ناوک مژگان یار کا
خم کر دیا ہے غم نے مثال کماں مجھے

جوش جنون ہوا ہے پیدا کہ ہو صبا
ملبوس کی اوڑانا پڑیں دھجیاں مجھے

عاشق سے کیا غضب ہے کشیدہ ہا اسد
سیدہا دیا جواب نہ ابرو کماں مجھے

عالم میں سیکہ چشم حسینا نکی گردش ہے
جچا مگر ترا پسند نہیں آسماں مجھے

کھلتا نہیں ہوا ہے فراست گناہ کیا
ناحق جو دے رہا ہے صنم گالیاں مجھے

فہمہ محمد علیخان ولد نواب محمد عثمان خان صاحب بہادر شاگرد نواب محمد سلیمان خان صاحب اسد

گلزار میں نہیں کہ ہو خوف خزاں مجھے
بلبل نہیں کہ ہو خطر باغباں سے مجھے

شور و فغاں سے کام یہاں ہر گھڑی رہا
اس عشق نے کیا جرس کارواں مجھے

اوس زمین پاؤنگا گردش سے میں فراغ
جس جا نظر نہ آئیگا یہ آسماں مجھے

بوسہ جو مانگا آپ سے میں نے بگڑ گیا
دیتے ہیں کیوں حضور بھلا گالیاں مجھے

بلبل یہہ رو کی کہتی تہی افسوس ہی ہی	صیاد لیچلا ہی یہان سی کہان مجھے
بستر سی اٹہو اٹہنی کی طاقت نہین رہی	غم نی تمہاری اب یہہ کیا ناتوان مجھے

روز ازل سی عشق تہو نکا جو دلمین ہے
مرغوب جب تو قیس ہندوستان مجھے

قطب حافظ قطب الدین احمد صاحب خوشنویس ملازم

مطبع اودہ اخبار شاگرد خواجہ محمد مرتضی بقا

۵۶ ۱۶

فصل بہار ہوگئی فصل خزان مجھے	جب لی گیا نہ باغ تلک باغبان مجھے
ہین اوسکی یاد مین رگ نظارہ تیلیان	کنج قفس ہی گوشہ باغ جہان مجھے
رہتا ہی ذکر چشم سیہ مست کا تری	بادہ سی ہو گی دمی ہی جلانی زبان مجھے
ابرو او سر چڑہی ہی ہین نگاہین ادہر تیری	دکہلاتی ہین وہ غصہ مین تیر و کمان مجھے
منت کی طوق انکی ٹر ہائی گئی ورنہ	بہنائی آسمان نی یہان بیڑیان مجھے
چہوڑا دہوان کلی کا جو چلمین تو نی رات	کالی پری کا ہو گیا ای گل گمان مجھے
طوطی کو پر لگا دئی تعلیم نی مری	کہتی ہی خلق اس لئی شیرین بیان مجھے

دلمین بہرا ہے مثل غبار ایکی دود آہ — اوڑ جائیگا فلک پہ پہلیکر دہوان مجھے

رسی گلی مین باندہ کی لٹکون مثال دلو — آئی نظر جو اوسکی ذقن کا کنوان مجھے

شاید خزان چمن سی گئی آگئی بہار — آتا ہی باغ باغ نظر باغبان سے مجھے

لیعت شراب سی تری ابرو کا بل گہٹا — کنور رنگ پہ نظر آئی کمان سے مجھے

دیدار دختِ رز کو کوئی حیلہ چاہیی — کرنی پڑی ہی بیعت پیر مغان سے مجھے

لب بوسۂ ذقن سی لب خشک تر ہوے — پیاسا وہ ہون ملا ہی تو اندہا کنوان مجھے

قطری پسینی کی تری جبین جبین پہ ہین — تاری دکہا رہی ہی خط کہکشان سے مجھے

سمجہا فلک کو کوچۂ قاتل کی مین زمین — دریا ہی خون ہوی شفق آسمان سے مجھے

کب ہون حریص دانۂ خال رخ حبیب — چکی مین پیستا ہی عبث آسمان مجھے

مانگونگا بوسہ لاکہہ سنائین وہ گالیان — اونکو دہن خدا نی دیا ہی زبان مجھے

لذت ہیں مدتین کہ اسیر قفس ہون مین — کس باغمین تہا یاد نہین آشیان مجھے

یون مول مجکو بک کی اوسی مفت لی ہیی — یوسف گران ہی بار نہین تو گران مجھے

باغ جہان مین رہ کی شگفتہ ہو خاک دل — کنج قفس سی تنگ ملا آشیان مجھے

کیا شعر کہی خون جگر کہا کی ای قدیر — ملتا نہین جہان مین کوئی قدردان مجھے

آیا ہی یار وصل کی شب عیش سے | کچھ حال دل کہوں جو ہنرو کی زبان مجھے
قاصد دل شگفتہ کو پژمردہ کر دیا | تیرا ہراس ہو گیا باد خزان مجھے
جاتی ہی جب یہ طوطی شکر فشان کی جان | اوستاد بھی ملا ہی وہ شیرین زبان مجھے
آخر ہجوم غم نی دکھائی عدم کی راہ | ایسا کشان کشان یہہ چلا کاروان مجھے
الحذر سے دود آہ فراق حبیب مین | ظلمت سرا ہوا ہی یہہ سارا جہان مجھے
مہندی ملی جو ہاتھہ مین مین نچ گیا ہو | چھریان لہو بھری ہین تری اونگلیان مجھے
دوران سری سر نہین اوٹھتا زمین سے | گردش دکھا رہا ہی نئی آسمان مجھے
مر کر رہائی ہوتی ہی الفت کی جال سے | بعد از فنا یہہ حال ہوا ہی عیان مجھے
دیکھی حنائی ہاتھہ تو دل ہو گیا کباب | تیر شہاب ہو گئین وہ اونگلیان مجھے
ابرو کا ہی فراق تو دنیا کو ترک کر | سکھلا رہی ہی گوشہ نشینی کمان مجھے
مضمون جو ڈھونڈہ گیا گل رخسار یار کا | لکھنے کو مل گیا قلم گلفشان مجھے
خاموش ہی ہوا تو یہہ کہتی ہین نالہ کر | دلسی پسند آئی ہی تیری فغان مجھے
ہوگا اسیر زلف کی پھندے مین دل میرا | جکڑیگی ایک دن یہہ تری ریسمان مجھے
وہ ناتوان ہون اشک کی طوفان مین بہہ گیا | دامان آہ سرد ہوا بادبان مجھے
اصلاح کا ہی فیض جو کوکب چمک گیا | ورنہ یہہ پہلی نور تھا حاصل کہان مجھے

شعلہ رخون کی وصف جو لکھتا ہون میں قلم
شاعر گمان کرتے ہین آتش زبان مجھے

مجنون کی صبح و شام یہی تھی دعا
لیلی کی لون مہار بنا ساربان مجھے

کرتا ہون وصف تیری فصاحت کے جو رقم
سحبان جانتے ہین فصیح زبان مجھے

کعبہ سے دوستی ہے عداوت ہے دیر سے
میری جگہ وہی ہے ملوم جہان مجھے

کیسے دہن کے عشق مین شیرین کلام ہون
گویا بنا گئے لب کام و زبان مجھے

کرتے ہین غیر رحم میری حال زار پر
پیہم خبر یہ دیتی رہین ہچکیان مجھے

موئی میان یار کے مضمون پا گیا ہین
یہ لو پہنچونگا جو کوئی ملا غیبدان مجھے

قاتل نے اپنے کشتون مین مجکو گنا نہین
چھوڑا اجل نے دیکھ کے کیا ناتوان مجھے

مشکل ہوا ہے آنکھ اوٹھانا ضعف سے
زردیدہ کس نظر نے کیا نیم جان مجھے

کس جذب دل سے منزل وحشت مین آ گیا
نالہ چلا ہے لیکر سوئی کاروان مجھے

رد و نہ یون ہٹو کہ ہوا خاتمہ بخیر
اوٹھو یہان سے آتی ہین ہچکیان مجھے

دنیا کے قید خانہ مین مین وہ اسیر ہون
تعظیم اوٹھ کے دیتی رہین بیڑیان مجھے

قاتل کے ہاتھ تھک گئے گردن کٹ گئی اسکی
تقدیر نے جواب دیا تو کہان مجھے

بین چوڑیان سے بھی ہتھکڑیون کے عوض
پہنا دی عکس زلف کی اب بیڑیان مجھے

دکھلا دیہ لطیف ہے تاریخ مہدوی
ای کبریا مزار شہ انس و جان مجھے

[illegible]

بوالہ کا ہجر مین منہہ سون نکل پڑیوان ‏ دم بہر اگر نفس ہو سے ملے نردبان مجھے

دنیا ہی بے ثبات مین ہون عندلیب زار ‏ پانی کے بلبلے مین ملا آشیان مجھے

اسباب پل پیسے مین گنہگار رہ گیا ‏ بہار سون تہا بوجہہ جہوڑ گیا کاروان مجھے

آکر جیسا لحد مین تو وان بہی ہوا فشار ‏ پیسا زمین نے بہی صفت آسمان مجھے

بلوا کر بلا مین لطافت کی آہ ہیت

اب قہر ہی سکونت ہندوستان مجھے

٢١ ‏ **ایضاً** ‏ ٦١

للہ ملا ہے آج یار کا بدنہ دہان مجھے ‏ فاری مسافر رفتہ کہان سے مجھے

ہنستے ہین زرد دیکہ کے غنچہ دہان مجھے ‏ اس رنج کیون کیا صفت زعفران مجھے

ایسا ہوا ہے کہ آئینہ یار کی ہو سبیل ‏ کانٹے دکہا ہو ہین جو سوکہی زبان مجھے

تیر انگنی کی مدح جو کرتی ہین میرے چشم ‏ جہک کر سلام کرتی ہو ابرو کی کمان مجھے

کشتی چشم کی ہو جدا کیون ہوون ان ‏ انکون کی حیا در رونکا ملا بادبان مجھے

اوس زلف بیچ طائر دل کی ہی جدا ‏ سب صفیر کہتے ہین عشق آشیان مجھے

جل جل کی شمع سی کسی بزم مین کلام ‏ کہتی ہے شمع آج ملا ہمزبان مجھے

دیکہ ہند اوس گرد ہلال آہ کا دہوان ‏ بخشی نئی زمین نیا آسمان مجھے

[illegible]

پیری سی ہین خمیدہ جوانی سی تم ہو راست
تمکو خدا نی تیر دیا ہے کمان مجھے

دریای اشک مین ہی وہ کشتی مرد
ای ناخدا نہین ہوس بادبان مجھے

آینگی جب نظر زر داغ جنون مری
مانند گنج خاک کری گی نہان مجھے

قاتل خدا کیواسطے قصہ تمام کر
جاتا کہان ہی چھوڑ کے تو نیم جان مجھے

زردی پہ کودکی ہین خندہ زن رقیب
بخشا فراق نے اثر زعفران مجھے

بدلی شب فراق سی روز وصال یار
یہ انقلاب جلد دکھا آسمان مجھے

سمجھا ہین گھر کو بر ظلمت شب فراق
آیا نظر جو آہ کا ہر سو دھوان مجھے

بدنام کیون اجل کو کرون مین ای نسیم
کرتا ہی قتل ہجر مین عشق بتان مجھے

حاصل ہوا ہی عہد ضعیفی مین وصل یار
پیری مین کیا ملا ہی یہ بخت جوان مجھے

کوئی نہین کسی کا بری وقت مین شریک
فرقت مین چھوڑ دیتی ہی تاب و توان مجھے

لیچل جنون وہان کہ جہان انقلاب ہو
ہی یہ زمین پسند نہ یہ آسمان مجھے

گلہای زخم تن جو کھلی دل نی آہ کی
دکھلائی اس بہار نی باد خزان مجھے

فریاد و آہ و نالہ و رنج و غم و ملال
دو چار ساتھ آئی ہین یہ مہربان مجھے

افتادہ وہ ہون مین کہ قیمت مری اوٹھے
لیجاے بیچنے کو اگر کاروان مجھے

آمادہ مرگ پر ہون مگر ہی یہی خیال
آ سکے نظر نہ زیر زمین آسمان مجھے

لاغر کیا ہے ایسا مقرب فراق نے | سر بھی ہوا تو سمجھے یہ بار گران ہے مجھے

مشتری الطوائف ساکن لکہنؤ شاگرد [illegible] تخلص

ملتا سے خوبرویون کا جو کاروان مجھے | [illegible] ہون بہرنہا کے کوئی ساربان مجھے

آزار ہجر کا نہین ممکن کوئی علاج | [illegible] ہے جو لب کا تو ہے [illegible] مجھے

رہتا ہے ذکر عارض گلرنگ کا سدا | [illegible] حفظ ہو گئی کیا گلستان مجھے

ای شوخ چشم ایسا تو حاضر جواب ہے | مشکل ہے کہولنا تری سگے زبان مجھے

وہ دن گئے جو ہوتی تہین سرگرانیان | اب تو ہے شغل گریہ و آہ و فغان مجھے

وحشت مین ملتے تری [illegible] یاد ہے | [illegible] پاؤن [illegible] مجھے

بعد فنا مزار وہین چاہیے ضرور | کوچہ ہے اپنے یار کا [illegible] مجھے

آگر اجل نے سر پہ سبکدوش کر دیا | تہا فرط ناتوانی سے جینا گران مجھے

غیرون پہ راز عاشق و معشوق کہل گیا | [illegible] ہے ضبط فغان مجھے

جنجال مین پڑی نہ بہلا کس طرح [illegible] | [illegible] زلف ہوا پریشان مجھے

سمجھا کہ اپنے دام مین عنقا پہنسا لیا | آیا نظر کبھی جو تمہارا دہان مجھے

تیوری چڑہی ہے اونکی نگاہین ہین تیز | ہے خوف آج دیکھکے تیر و کمان مجھے

لذت اوٹھاون یار تری خوان حسن کی | [illegible] سے بلا تو کبہی میہمان مجھے

باغ جہاں میں چاہ زنخدان یار سا
آتا نہیں نظر کوئی شیریں کنواں مجھے

ویکر بنا ہو دل چہ سوال یہ مجھے
سودائے زلف یار نہیں ہی گراں مجھے

تو دو بنا ہے گا ہیں جیسے تیر آہ سا
اتی آسمان بھی کا کی کیا کیوان کماں مجھے

محمود جا کی ملک عدم کی جو سیر کی
آئیں نظر وہاں بھی ہیں بستیاں مجھے

۶۵ شرف مرزا مشرف حسین لکھنوی ۲۵

عشق بتاں ہی باعث بدنامیاں مجھے
ناقوس کی صدا بھی صدائے اذاں مجھے

کرتا نہیں پسند کوئی میزباں مجھے
تقدیر نے بنایا ہے وہ میہماں مجھے

دم بھر کبھی کر رکھا نہ بشاد ماں مجھے
پیسے گا آسیا کی طرح آسماں مجھے

سنتا ہوں جب میں بند زبان کسی کی بھی
آتا ہے یاد ایک صنم کا بیاں مجھے

منہ سے وہ ماں نکلتا ہے ہر اک آہ کے
پھونکے گی میں آتش سوز نہاں مجھے

رہتا تھا میں حرم میں بتا کس سے غرض تھی
تقدیر لائی ہائی کہاں سے کہاں مجھے

ساقی فراق یار میں آ کے مرے نہ لا
بدتر ہے زہر سے یہ مئے ارغواں مجھے

خو ہو گئی ہے ظلم اٹھانے کی اس قدر
معشوق دل ہی بناتا ہے بدزباں مجھے

دیر و حرم میں شیخ و برہمن جبہہ سا
سجدے کو چاہیے ہی آستاں مجھے

ایسا ہی جو ہم غم نے کیا ناتوان مجھے
سہے جامۂ حیات بھی تن پر گران مجھے

قاتل خبر تو سبک دوش کر تتا
سر ہے ترے فراق مین بار گران مجھے

مژگان کا اوسکی دشت نوردی مین ہے خیال
ہر خار راہ کیون نہو نوک سنان مجھے

سمجھا کہ یہ بھی تہا غم یوسف مین مبتلا
اندہا اگر کوئی نظر آیا کنوان مجھے

قوسین کا گمان ہے تری ابرو کون پر
دہ ہر کہا دکھائی دیتی ہے کہکشان مجھے

انمین بھی عار قوتکی ... اونکا ہی اثر
یہ ہتی ہے عمر دیتی ہو جب گالیان مجھے

آئی اگر نہ بہر عیادت مرض مین تو
بتلائے تو پائیگا بہر کہان مجھے

موئی کمر نہین ہے تو ہونا ہے کس جگہ
کہتا نہین ہے عقدہ وہ راز نہان مجھے

کعبہ کا بھی ارادہ ہے اب قصد دیر تھا
دیکھون لئے جائی مقدر کہان مجھے

جز سیر کام گل سے نہ لالی ...
مانع ہے سیر باغ سے کیون باغبان مجھے

اوس برق وش کے ہجر مین بیتاب ...
ابر سیہ رولاتا ہے بنکے دہوان مجھے

قائل ہون خاک واعظ منبر نشین کا
نیچے دکھائی دیتی ہے اونچی دکان مجھے

ناصح یکسطرح مرا مجروح ہو جگر
طعنے تری زبان کے ہین نوک سنان مجھے

تیوری چڑہی ہی اودہر تو تیر سی دمین آگیا
ہے تیر زخمی کرتی ہے اوسکی کمان مجھے

منصب مین نام ہلا سے رہونگا پیادہ
مشکل کشا کا نام ہے اب حرز جان مجھے

وہان بزم یار مین مرا شاید ہوئے اذکر	آتی ہین دیر سی جو میان ہچکیان مجھے
پچھلے پہر سی چھیڑنے کو وہ کہا گئی	دیکھو سنائی دی وہ صدای اذان مجھے
منظور ہے اسے کہ چلین تیر آہ کے	خم کرکے آسمان سنے بنایا کمان مجھے
غیرون کے سامنے تو مری بات رہ گئی	بوسہ دیا لبون کا جو ای جان جان مجھے
زلف صنم کا عشق ہوا اور بہی سوا	آیا نظر جو آہ کا اپنی دہوان مجھے
ہے دل جلی رقیب کا کوچہ مین تیرے وغل	دوزخ سی ہو گیا ہے یہ باغ جنان مجھے
ای ابر حسن ساعد و بازو سے عشق نے	مچہلی کیطرح خاک پہ رکہا طپان مجھے
سودا ہے اوسکے حلقہ گیسو کی عشق مین	صدا جلد ہاتھ کے پنہا بیڑیان مجھے
غافل نہین ہون حسن خداداد سے کبہی	رہتا ہے خواب مین بہی خیال بتان مجھے
کہتی ہے عندلیب یہ فصل بہار مین	گلشن مین یا خدا نہ دکہا تو خزان مجھے
رہتے ہو شبکو گھر مین رقیبون کی ای قمر	اکدن نہ سرفراز کیا مہربان مجھے
فرقت کی چاندنی مین کہا دل ہی جل کے ہو چکا	جلوہ نے ماہ کے ہے بنایا کتان مجھے
اکمی ببار مین ہو یہ واعظ کا ہی کلام	کہ رہین مرید حضرت پیر مغان مجھے

نصرت مرے مزار پہ آکر چڑہائی پہول

اوس گل سے بعد مرگ کیا شادمان مجھے

ن

ایسی ہوئی ہے نرمیِ دلِ عاشقِ حزیں | کہتی ہے خلق پیکرِ بے استخوان مجھے

سو ہاں روح سے مجھے نزہت [illegible] | تیغِ اجل ہے موجۂ آبِ روان مجھے

از بسکہ گھل گیا ہوں نہیں تابِ فراق میں | کہتا ہے کوئی گوشت کوئی استخوان مجھے

بلبل کا ہمنشین جو ہوا جا کے باغ میں | سمجھی وہ لاغری سے خسِ آشیان مجھے

منظور ہے دیکھنا بسمل کے رقص کا | قاتل نے اپنے رکھا نیم جان مجھے

ناؔمی مری نگاہ میں ہر پست ہے بلند
تحت الثری ہے فوقِ نہم آسمان مجھے

نوؔر میر وزیر صاحب

۴۹ — ۱۶ بیت

دیتا نہیں ہے بوسۂ چشم و دہان مجھے | باتیں مگر سناتا ہے وہ بدزبان مجھے

ساقی نہ دیگا جام اگر تو یہاں مجھے | بھر بھر کے دینگے ساقیِ کوثر وہاں مجھے

مانگا جو میں نے بوسۂ رخسارِ آتشیں | کہنے لگی خوش آتی نہیں گرمیاں مجھے

نالہ کشی کو قافلے والے جو کہتے ہیں | سمجھے ہوئے ہیں کیا جرسِ کاروان مجھے

دی میں نے جان عشق میں اک سیم تن کے | دینا کفن میں چادرِ آبِ روان مجھے

کہتی تھی عندلیب یہ دن میں بہار کے | رہنے دے شاخِ گل پہ تو اے باغبان مجھے

میخواریاں ضرور رہیں عہدِ شباب میں | لازم ہوئی اطاعتِ پیرِ مغان مجھے

بعد فنا ہے کون کسیکا رفیق و یار | تنہا لحد مین چھوڑ گئے ہمرہان مجھے
عشق کمر بھی ہو تو اک روز دیکھنا | کر دیگا چشم وہم و گمان سے نہان مجھے
دیتے ہین بیگناہ ہزارون وہ گالیان | دکھلا رہے ہین جوہر تیغ زبان مجھے
بسطح نشہ ہو نہ ہرن میری آنکھ سے | نرگس کی یاد آتی ہین بدمستیان مجھے
حاصل ہو زندگی مین فراغ فشار کا | سینہ پہ داغ ہجر ہے سنگ گران مجھے
دریا مین غسل دینا نہ مجھ ناتوان کو | لیجائینگی بہاکے میری ہڈیان مجھے

اے نور شغل شعر و سخن ہے تو ایک دن
ملجائیگا کوئی نہ کوئی قدردان مجھے

وقار بخشی نوندہ رای صاحب شاگرد منشی میڈو لال صاحب مرحوم متخلص بہ زار

کر خاک ہون دکھائی ہوا آسمان مجھے | افتادگی بلند کرے ہے ہر زمان مجھے
نظروں سے جو وحشت نے گرایا کہان مجھے | نیچا دکھا رہا ہے فقط آسمان مجھے
کرسہون غبار راہ کہین سب دہوان | سمجھے فلک نہ مین زمین آسمان مجھے
عیسی نبی تھے خوب کیا معجزہ عیان | منہ کو چھپا دیا کہ یہ در نہان مجھے
کھٹکا سے رقیب کا مین بھی نہال ہون | کھٹکے مین باندھ دی جو کہین باغبان مجھے
اولٹا اثر ہے روتے ہین سب مجھکو دیکھکر | زردی ملی ہے گو صفت زعفران مجھے

فصل بہار باغ کا ہے رنگ اگر یہی
کرنی پڑیگی بیعت پیر مغان مجھے

بوسے ہوئے جو خال لب یار کے نصیب
اہل کمال کہتے ہین اب نکتہ دان مجھے

قید قفس سے اپنی رہائی محال ہے
یکسان ہین اس سبب سے بہار و خزان مجھے

بیجا نہین جو آہ رسا پہ ہے مجکو ناز
گویا ہے بام عرش کی یہ نردبان مجھے

میرا بھی دل شگفتہ ہے جبتک کہ ہین پھول
مانع نہ سیر باغ کا ہو باغبان مجھے

جاپے کہین جگے قامت موزون کی یاد مین
گوشہ نشین کریگا وہ ابرو کمان مجھے

شکر خدا کہ اونسے پیدا ہوا ہے ربط
اب اپنے جسم کے وہ سمجھتے ہین جان مجھے

فصل بہار مین بھی گریبان نہ پھٹ سکا
زور جنون نے خوب کیا ناتوان مجھے

چھوڑونگا مین ضرور تیرا سنگ آستان
کھینچے گا دار پر بھی اگر داربان مجھے

کیونکر سنون مین حضرت ناصح کے پند کو
ابتو نہین ہے طاقت ضبط فغان مجھے

اے ضعف دیکھ بھال کے تن کو گھلائیو
درکار ہین یے سگ یار استخوان مجھے

یان فرط ضعف سے نہین اوٹھتی ہین پاؤن تک
صیاد تو نہاتا ہے کیون بے زبان مجھے

وہ بھی غزل کہونگا بدل کر ردیف اور
منظور اپنی طبع کا ہے امتحان مجھے

ہے ہوس تشنے لبی رام صاحب دیوان ملازم مطبع شاگرد شیخ امیر اصغر صاحب تسلیم

مشاعرہ لکھنؤ

کیا پر لگا کے اوڑ گئے یاران رفتگان
ملتا نہین کسی قدم کا نشان مجھے

قدرت خدا کی انکھونکو اگر ہے جلوہ گر
مشعل دکھا رہا ہی جمال بتان مجھے

سمجھے ہوئی ہین اپنی کو وقت خدنگ ناز
تاکی ہوئے ہے وہ بت ابرو کمان مجھے

اچھا تو ہے جو پیس کے سرمہ کرے فلک
منظور بھی ہی نسبت چشم بتان مجھے

پہونچا ہی لاغری سے یہ اب حال جسم زار
کانٹے مین تولتے ہین مری استخوان مجھے

لگتی ہی دلکو لو نہ کہین شمع طور کی
چمکا رہا ہی شعلۂ حسن بتان مجھے

ہچکی لگی ہی موت کی کیون آج ای اجل
کرتا ہی کون یاد پئے امتحان مجھے

ساقی بغیر پھیرتے ہی حلق پر چھری
کرتی ہے نوچ موج مئے ارغوان مجھے

اسدری تیرگی جو نہوتا چراغ داغ
ملتا شب فراق نہ اپنا نشان مجھے

تیر مژہ ہو دلمین ترازو عجب نہین
نظرونمین تولتا ہی وہ ابرو کمان مجھے

رکھتی پھرین نہ خاک مین مشت استخوان
پوچھے اگر ہما ہی سعادت نشان مجھے

ایسا نہین گرا تہا کہ پھر اوٹھ کی دوڑتا
کب تک پکارتا جرس کاروان مجھے

دل بھی ہوا نصیب تو لبریز آرزو
انکھین ملین تو ہو جمال بتان مجھے

حسن بتان سی شمع تجلی کی لو لگے
پہونچا دیا خدا نے کہان سے کہان مجھے

صبح شب وصال مین دیکھون نہ انکھ سے
نقارہ کوچ کا ہوا آہی اذان مجھے

غزلیات سخن سنجان ہمعصر پذیران کانپور

اس خطہ پر سرور مین بہی بزم مشاعرہ کی تجویز کر کے مصرع ہذا

دل نالہ کش ہی نالہ مرغ سحر کی ساتھ خدمت مین عالی شعرا کے

بہیجا لیکن ہنگام معاودت سفر ذیل بوجہ علالت طبیعت حضرت

سیاح صاحب یوم مقررہ پر نہ پہونچ سکے سبب لکہنؤ سے

بقصد معاودت سورت کانپور مین رونق افروز ہوئی ماہ صیام نے

بزم مشاعرہ منعقد ہونے دی

احمد تخلص غلام احمد خان شاگرد منشی احمد حسن خان تخلص بہ عروج

شوکت کی ساتھ زور کی ساتھ اور زر کی ساتھ	جاتا ہون کعبی یار مین اس کر و فر کی ساتھ

۲	ایضاً	۱۵

یون عاشقون کا مجمع ہے اوس سیمبر کی ساتھ
انجم کی فوج رہتی ہی جیسی قمر کی ساتھ

الفت پری رخونکی ہی جان و جگر کی ساتھ
سودای زلف یار ہی عاشق کی سر کی ساتھ

سارا خزانہ لیگی گیا سر بہ دہر کی ساتھ
قارونکو انتہا کی محبت تھی زر کی ساتھ

دشمن کو ناتوان نہ سمجھنا کبھی دلا
کھٹکا شکست کا ہی لگا ہی ظفر کی ساتھ

رندونکو وجد کیون نہ ہو یہ حال دیکھکر
صوفی بھی رقص کرتی ہین مطرب پسر کی ساتھ

بحر فراق یار مین ہین ناتوان و زار
مانند کاہ گھوم رہا ہون بھنور کی ساتھ

فرقت مین دل کی واسطی کیا کیا الم تھین
سو آفتین لگین ہین خدا کی بھی گھر کی ساتھ

رندون سی واعظا تجھی کیون ہی یہ دشمنی
دریا مین رہکی بیر یہ کیسا مگر کی ساتھ

دیکھون تو باغبان مجھی کیونکر ہی روکتا
گلشن مین جاؤنگا مین نسیم سحر کی ساتھ

میلان بوسہ لب شیرین ہی اسقدر
جسطرح چیونٹیونکو ہی رغبت شکر کی ساتھ

مدت سی ہمکو خانہ بدوشی کا ہی مزا
گھر ہی ہماری ساتھ تو ہم بھی ہین گھر کی ساتھ

شبہای تار مین ہین مشعل کی احتیاج
ہی نور رخ کی ضو مری رشک قمر کی ساتھ

رنج فراق فکر معیشت ہوائی وصل
کیا کیا لگا دئی ہین بکھیڑی بشر کی ساتھ

عارض مین گل انار مین پستان قد مین سیب
ہین نخل قد یار مین گل بھی ثمر کی ساتھ

دیکھا تو ہاتھہ خالی ہین دونونکی قبر مین
مفلس کے ساتھہ کچھہ نہی گئے اہل زر کی ساتھہ

دنیا جواب بلبل بستان ہی کسطرح
کرنا برابری مین بہلا جانور کی ساتھہ

زیبا نہین جو شکر کہون قد یار کو
نسبت بشر کو ہو نہین سکتی شجر کی ساتھہ

عیسائیونکو عید ہو سو سن کے دلکو شیخ
کیا باندہو نہین براق کو عیسی کے خر کی ساتھہ

روز جزا کا خوف ہو کافر کو کسطرح
و نسل خدا ہی امت خیر البشر کی ساتھہ

اصغر منشی اصغر علیصاحب

سرمہ نی ملکی یار کی ترچھی نظر کی ساتھہ
کیا کیا ستم کئی دل و جان و جگر کی ساتھہ

اک دن بہی دل مین یار کی کرتی نہین اثر
نالی بہی ہی اثر مین دل بی اثر کی ساتھہ

دیکھین تو قید کرکی وہ صیاد بیوفا
کسطرح پیش آتا ہی مجھہ بیشپر کی ساتھہ

مضمون دقیق وصف سراپا مین ہی رقم
تار نظر کو باندہا ہی موی کمر کی ساتھہ

ہمراہ کچھہ بہی کنج لحد مین نجائیگا
اعمال اپنی جائینگی سب عمر بھر کی ساتھہ

قلعی کہلیگی آئینۂ مہر و ماہ کی
چمکی وہ پیش یار اگر رو قمر کی ساتھہ

جو کچھہ ہی نقد وجنس یہین چھوٹ جائیگا
اصغر جہانسی جائیگا کیا اہل زر کی ساتھہ

اوس مہ کی ساتھ رہتا لگاؤ ہمیں طرح
جیسی چکور رہتا ہی شب کو قمر کی ساتھ

غارت ہوون یا الٰہی یہ گھڑیاں اس گھڑی
خون اپنا گھٹتا جاتا ہی دم گجر کی ساتھ

کوچی کا گر بتا تجھی دلدار کا ملے
آتا خدا کی واسطی قاصد خبر کی ساتھ

جان اپنی کہو کی کیون نہ ہزارون نثار ہون
پہولا پہلا یہ نخل ہی ناصح ثمر کی ساتھ

صیاد ہمکو برسون ہوئی ہم مین قفس سے
آزاد کر دی اب نظر فیض اثر کی ساتھ

جب ہم ناتوان نی یار کو دیکھا چمن مین
اوڑ کر پہونچ گیا مین نسیم سحر کی ساتھ

اسد رہی ضعف یار کی آنکھون میں گھر کیا
اوٹھہ آتی ہم زمین سی تار نظر کی ساتھ

نوبت یہ پہونچی عشق مین اوس گلبدن سے مرے
خون دل سی اب ٹپکتا ہی خون جگر کی ساتھ

تا لو نکلی کسکی ہی پس دیوار یہ صدا
میرا بہی دل ٹرپتا ہی اس نوحہ گر کی ساتھ

پہر ہیر جاہیی تمہین ان لوگونسی صنم
گہر اپنا کیون ڈبوتی ہو غیرونکی گہر کی ساتھ

رونا یہی ہی جی کو کہ ہی زیست تا بکی
دم بہر مین چہوٹ جاتی ہین ہم بہر کی ساتھ

بیچ ہی کیا کمال رخ و زلف یار کی
اولجہی ہی رات بہی بہنسیا ہی قمر کی ساتھ

پہونچا کی قبر تک مجہی احباب پہر پہرے
چلتا نہیں کوئی بہی عدم کی سفر کی ساتھ

برگشتہ ایسی ہوگئی تقدیر اندنون
سب پہر گئی پہر یہ بہی صنم کی نظر کی ساتھ

جل جل کی خاک ہوگئی یہ قفس تنکا نہ ہوئی چال
ہو جاتی اپنا وصل ہوا اوس سیمبر کی ساتھ

جلجا ہی گا سحاب اگر سامنا ہوا — بجلی بہی آہ کی ہی مری چشم تر کی ساتہہ

فارغ ہی کون عالم کون و فساد مین — جہگڑے ہی ہزارون ہین متعلق بشر کی ساتہہ

توام ہوئی ہی خلقت جسم و الم یہان — ہی سر کی ساتہہ درد تو ہی درد سر کی ساتہہ

کس سی مثال دون لب و دندان یار کو — شرم آتی ہی کہ باندہئی لعل و گہر کی ساتہہ

لیکر جواب خط جو وہ اب تک نہین پہرا — اے دل کہین وہ آتی نہون نامہ بر کی ساتہہ

پہرہ وزیر بارہ برس کی شبیہ کو نہین — جنت مین جائیگا تو شہ جن و بشر کی ساتہہ

۸	صادق سید جعفر علی	۱۷

گیسوی مشکبو ہین رخ سیمبر کی ساتہہ — گویا سواد شام ہی نور سحر کی ساتہہ

ای غافلو جہان مین اجل ہی بشر کی ساتہہ — دو گز کفن کمر مین ہو زاد سفر کی ساتہہ

آتا ہی یون ہی رزق عدم سی بشر کی ساتہہ — دریا مین آب و دانہ ہو جیسی گہر کی ساتہہ

ہون لاکہ پیچ و تاب پڑین بل ہزار — زلف سیاہ یار کا سودا ہی سر کی ساتہہ

تقصیر کیا جو آپ کا عاشق ہی یہ غلام — الفت بشر کو ہوتی ہی جنا بشر کی ساتہہ

تڑپا کیی فراق مین سیماب کی طرح — سونا ہوا نصیب اوس سیمبر کی ساتہہ

نوک مژہ کا عشق نباہیگا عمر بہر — پیکان تیر یار رہیگا جگر کی ساتہہ

گذری شب وصال وہ جاتی ہین نہی گہر — پہاڑون گا مین ہی اپنا گریبان سحر کی ساتہہ

[illegible]

صادق ہی عاشق خدا کی جناب مین | بخشے ربوبیت مین حضرت خیر البشر کی ساتھ

۹ **صابر** ۱۵

دل کو مری ہی عشق شہ بحر و بر کی ساتھ | ہمسنگ کسطرح مین ہون لعل و گہر کی ساتھ

چلتی ہی سرد سرد ہوا ابر تر کی ساتھ | آ تو شراب خم سے پئین بیٹھ کر کی ساتھ

جوش جنون مین چیخ اوٹھا جانور کی ساتھ | دل نالہ کش ہی نالہ مرغ سحر کی ساتھ

کیا جانی پچھلی رات مین کیا یاد کر کی ساتھ | دل نالہ کش ہی نالہ مرغ سحر کی ساتھ

عشق بتان مین جانتی ہو اپنی کی ساتھ | اور درد دل کی ساتھ ہو سوزش جگر کی ساتھ

مضمون غیر سوی میان باندہنا نہین | نازک ہوا خیال ہی ہیر کمر کی ساتھ

بت بنگئی وہ ایسی کہ کچھ بولتی نہین | اسد ری یہ وہ انت کا بشر کی ساتھ

جان و تن و حواس مین کیا تفرقہ پڑا | چہوٹی ہین کیسی بعد فنا عمر کی ساتھ

مخر صفات بعض کو بعضونکو فخر ذات | کیا کیا تخصصات لگی ہین بشر کی ساتھ

بی آب و دانہ ذبح ہوا مرغ نامہ بر | بیرحمی اوسنی کیسی یہ کی مشت پر کی ساتھ

ہنگام بار جھکتی ہی سر شاخ پر ثمر | لازم ہی انکسار بشر کو ہنر کی ساتھ

ہی اشک چشم خون جگر کار چکیدل | لازم موافقت ہی بہت ہمسفر کی ساتھ

روی حل کو دیکھتی ہی جان و رحواس | مالک عدم روانہ ہوی کیا ہی ڈہر کی ساتھ

[illegible]

[illegible]

یہ کیا ہوا جو غیر کے ہمراہ ہو گئے
اے جان تم تو کہتے تھے جاؤ گے مر کی ساتھ

کون آج کل ہے جو ہنر آئی کو پوچھتا
عزت بس اس زمانہ میں ہے سیم و زر کی ساتھ

دنیا کی لوگ طمع سے خالی نہیں کبھی
جو بار ور ہو رکھتے ہیں انس و سن شجر کی ساتھ

کرتے ہیں عیب جوئیاں اہل کمال کی
کیا بغض ہو گیا ہے جہان کو ہنر کی ساتھ

کم ظرف ناز کرتے ہیں دنیا کی مال پر
گل باغ میں جو آتے ہیں غنچے ان کو زر کی ساتھ

میری ہی آشیان کی سبب سے قلم کیا
گلچین کو دشمنی تو نہیں تھی شجر کی ساتھ

اس بات میں تو بات کریں گے نہ خوب ہے
تشبیہ اونکی لب کو بھلا کیا شکر کی ساتھ

روشن شب وصال سے سامان گگ ہے
تیرا تو اپنا کوچ ہے شمع سحر کی ساتھ

اللہ رے اثر ترا عشق میان یار
تشبیہ جسم زار ہے اونکی کمر کی ساتھ

دل نے مزا اوٹھایا ہے اقف زبان نہین
کیا کہیے بات کیا ہے وہ اونکی نظر کی ساتھ

کسکا ہے انتظار دل نامراد کو
ہیں کان شام سے لگی آواز در کی ساتھ

گیسو روے یار کا اعجاز ہے بنا
ہے صبح ساتھ رات کی و رشب سحر کی ساتھ

دندان لب کی عشق کی تاثیر دیکھتا
آنسو رواں ہیں آنکھ سے لخت جگر کی ساتھ

ہوں محو اوسکی یاد میں جو لا ہوں اک جہان
باتیں یہ کسطرح کروں لیوارہ در کی ساتھ

رکھدیا سنگ قبر میں اے بت نے خدا
پتھر ضرور چاہیے شوریدہ سر کی ساتھ

[illegible]

آمد سی جو باغ مین اوس نونہال کی
شمشاد و سرو پھول گئی اوس کی ساتھ

قصر جنان سی کام نہ گلزار خلد سی
مجکو تو عشق ہی اوسی دیوار و در کی ساتھ

ممنون ہی صبا مین ہونگا تمام عمر
ایکبار بوی زلف اوڑا لا خبر کی ساتھ

اپنی رخ صبیح سی دیتی ہین جو مثال
منظور اختلاط ہی شمس و قمر کی ساتھ

فصل بہار ہی ہین تو ہی چاندنی کا لطف
گلگشت کی لئی کبھی چلیئی قمر کی ساتھ

۱۴ — کاظم کا تضمین — ۱۹

یہ دو شفیق خوب ہین مجھ نوحہ گر کی ساتھ
آہین جو دل کی ساتھ تو نالی جگر کی ساتھ

وا ماندگی کا عیش گیا اپنی گھر کی ساتھ
جز بیکسی ہی کون دل نوحہ گر کی ساتھ

زاہد شب فراق مین بانگ اذان نہین
دل نالہ کش ہی نالہ مرغ سحر کی ساتھ

کیونکر نہ بیقرار رہون لکھکر مین خط شوق
دل ہی تلاش یار مین نامہ بر کی ساتھ

فرقت کی رنج وصل کی امید خوف مرگ
کیا کیا بلا مین خلق ہوئی ہین بشر کی ساتھ

صحبت اثر دکھاتی ہی آخر کو ایکدن
رہئی اگر جہان مین تو اہل ہنر کی ساتھ

غیرونکی سامنی ہین مخاطب مری طرف
کچھ خیر دلمین آتی تو اس شور و شر کی ساتھ

کیا دور ہی جو پھاڑ ڈالی دامن شب فراق
اوڑ جای مرغ روح نسیم سحر کی ساتھ

چھپکر شراب ناب پیو اے جناب شیخ
انسان جو کوئی عیب کری تو ہنر کی ساتھ

دو شب ... گریۂ بسمل نے کیا
گر جور سی نہین تو پری سی ملائیگا

نادان ننکی پوچھتی ہین وہ بہار مین
صبح شب وصال قیامت کی صبح تھی

دشمن کو اپنی دوست سمجھتی رہی مدام
کاٹا ہی اسنی ہمکو وہ کاٹی رقیب کو

بازو بستہ ہین بلبل دلگیر زار ہے
روتا ہی زار زار دل زار راہ مین

معشوق کوئی مفت بھی لیتا نہین اونھی
دیکھا ہی خواب مین لب دندان یار کو

ہفت سیکا آج سنیچر او تر گیا

صدمہ ہوا چکور کو شق القمر کی ساتھ
دنیا مین ہی بشر کا مقدر بشر کی ساتھ
پہولی پہلی گا سرو چمن سیمبر کی ساتھ
نوبت جو نوبتی نی بجائی گجر کی ساتھ
گذر رہی ہماری عمر دل بیخبر کی ساتھ
ایک اور سانپ پالتی زلف دوتا کی ساتھ
صیاد کا سلوک ہی ... پر کی ساتھ
اک قافلہ ہی غم کا مری ہمسفر کی ساتھ
میوہ فروش بیچتی ہین دل ثمر کی ساتھ
اک لعل شب چراغ ملی گا گہر کی ساتھ
کیوان ... رہی ... کی ساتھ

فاخر تخلص منشی محمد فاخر حسین برادر خرد و شاگرد منشی محمد ابو الحسین تسلیم

داغ فراق لالہ رخان ہی جگر کی ساتھ
چہاتی پکڑ کی یار کی بوسہ بھی لی لیا
مالا مین موتیون کی ہو قطبی عقیق کی

سودا ہی سر نوشت مین کاکل کا سر کی ساتھ
توڑا ہی آج پہول بھی ہمنی ثمر کی ساتھ
آئین کبھی تو لخت جگر اشک تر کی ساتھ

اعمال نیک چاہیی دنیا مین زاہدو	جاینگی تا نکو بہی خیر بشر کی ساتھ
گلشن بحق شاہ شہیدان و مرتضی	محشور ہو گا حشر مین خیر البشر کی ساتھ

۱۵ منصور تخلص شاگرد منشی احمد حسین تجلی ۱۲

تشبیہ حسن یار کو کیا دون قمر کی ساتھ
دانتونکی وصف کیون لکہون سلک گہر کی ساتھ

وحشت ہی دل کی ساتھ تو سودا ہی سر کی ساتھ
کیا کیا لگا دی ہین بکہیری بشر کی ساتھ

آخر اوسی جناب کی امت مین ہم بہی ہین
محشر ہمارا کیون نہو خیر البشر کی ساتھ

جانیکو کہہ رہی تہی وہ صبح سی گہڑی گہڑی
تنگ آ کی اوٹہہ کہڑی ہوئی آخر سحر کی ساتھ

شب فراق دیکہتی ہی ہوش اوڑ گئی
دل نالہ کش ہی نالۂ مرغ سحر کی ساتھ

آتی نہ کسطرح وہ میری پاس رہ وصل
نالی دل حزین کی جو ہوتی اثر کی ساتھ

اسد رجۂ نازکی ہی کہ ہر گام پر اونہین
آتا ہی غش لچکنی مین اپنی کمر کی ساتھ

قابو مین دل رہا نہ ٹہکانی رہی حواس
کس کس کی آنکہہ پہر گئی اونکی نظر کی ساتھ

خورشید کب مقابل رخسار یار ہے
نسبت ہی مہ کو کیا مری رشک قمر کی ساتھ

آمادہ قتل پر ہی کسی بیگناہ کے
آتا ہی آج یار جو تیغ و سپر کی ساتھ

مرہم نمک کا رکہتی ہین پہلو کی زخم پر
اچہا سلوک کرتی ہین داغ جگر کی ساتھ

ہین عندلیب ہون تو وہ گل باغ حسن کی
منصور رات دن ہی اوسی شوخ سیمبر کی ساتھ

فرقت میں ایک رشک گل نو بہار کی
شیرونکا اوسکی سامنے بیچنا محال ہے
تاقبر شور نالہ بکا گردو پیش تھی
نالے ہماری آپ سے ہی غیرت پری
سایہ فگن یون زلف ہی رخسار یار پر
ان مشکیونکی چشم ہوئی کیسی کم ہے
کسطرح مجکو دکھنا دریا [illegible] یار کا
عشقا وہ بنکی دام سے وسکی بچی ہے
کہتا ہے [illegible] شہر کیا اب تخلص

دل نالہ کش ہے نالۂ مرغ سحر کی ساتھ
رکھتا ہے سیف ہاتھ میں قاتل سپر کی ساتھ
اوٹھی ہماری لاش پہ کس کروفر کی ساتھ
زنجیر بنکی لٹکی ہیں تقدیر در کی ساتھ
ہے ربط جسطرح سے گل [illegible] کی ساتھ
ہمسر ہو نکو کرتی ہیں یہ شیر نر کی ساتھ
قاصد میں بن کی جاونگا خود نامہ بر کی ساتھ
اولجھی ہی زلف یار کی کیا کیا کمر کی ساتھ
تیغ حسینی رکھتا [illegible] سپر کی ساتھ

خاتمة الطبع

خدا تعالی کی صفت کیا بیان ہو زبان سے وہ زبان ہی نہیں جو آشنا ہو بیان سے مدعی گذارش حمد و ثنا جو آدمی ہو خدا ہی گواہ ہے کلام سکی عقل کی کمی ہے ۔ ایسے ہی نعت میں خیر البشر کی حوصلہ نطق تنگ ہے فکر وہ موجہ حیران عقل ذو فنون دنگ ہے خموشی ہی میں لطف ہے [illegible] گویا [illegible] اپنی بلاغت سے اقرار نارسا [illegible]